صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 23 ستمبر 2011 بمطابق 24 شوال 1432 ہجری شام چھ بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، خوشدل خان ایڈوکیٹ مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَلَقَدۡ عَلِمۡتُمُ ٱلنَّشۡأَةَ ٱلۡأُولَىٰ فَلَوۡلَا تَذَكَّرُونَO أَفَرَءَيۡتُم مَّا تَحۡرُثُونَO ءَأَنتُمۡ تَزۡرَعُونَهُۥٓ أَمۡ نَحۡنُ ٱلزَّٰرِعُونَO لَوۡ نَشَآءُ لَجَعَلۡنَـٰهُ حُطَـٰمً۬ا فَظَلۡتُمۡ تَفَكَّهُونَO إِنَّا لَمُغۡرَمُونَO بَلۡ نَحۡنُ مَحۡرُومُونَO أَفَرَءَيۡتُمُ ٱلۡمَآءَ ٱلَّذِى تَشۡرَبُونَO ءَأَنتُمۡ أَنزَلۡتُمُوهُ مِنَ ٱلۡمُزۡنِ أَمۡ نَحۡنُ ٱلۡمُنزِلُونَO لَوۡ نَشَآءُ جَعَلۡنَـٰهُ أُجَاجً۬ا فَلَوۡلَا تَشۡكُرُونَ۔

(ترجمہ): اور تم کو اول پیدائش کا علم حاصل ہے۔ پھر تم کیوں نہیں سمجھتے۔ اچھا پھر یہ بتلاؤ کہ تم جو کچھ (تخم وغیرہ) بوتے ہو۔ اسکو تم اگاتے ہو یا ہم اگانے والے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو اس (پیداوار) کو چورا چورا کردیں پھر تم متعجب ہو کر رہ جاؤ گے۔ کہ (اب کے تو) ہم پر تاوان ہی پڑ گیا۔ بلکہ بالکل ہی محروم رہ گئے (یعنی سارا ہی سرمایہ گیا گزرا)۔ اچھا پھر یہ بتلاؤ کہ جس پانی کو تم پیتے ہو۔ اس کو بادل سے تم برساتے ہو یا ہم برسانے والے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو اسکو کڑوا کر ڈالیں سو تم شکر کیوں نہیں کرتے۔

وآخِرُ الدَعَوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

Mr. Deputy Speaker: 'Questions' Hour'. Janab Mufti Kifayatullah Sahib, the honourable MPA, Mufti Kifayatullah Sahib.

حافظ اختر علی: جناب سپیکر، پہ دیکبنے زما ضمنی سوال دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہ دیکبنے ؟

حافظ اختر علی: او جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

حافظ اختر علی: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، دے سوال کبنے فاضل رکن تپوس کڑے دے چہ "آیا یہ درست ہے کہ جنگ میں متاثرہ علاقوں میں بحالی کے ماسٹر پلان میں دینی مدارس اور مساجد کی از سر نو تعمیر بھی شامل ہے؟" نو دوئ وائی چہ 'جی نہیں' ۔

Mr. Deputy Speaker: Please Question number?

حافظ اختر علی: دا کوئسچن نمبر دے 154۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 154 _ مفتی کفایت اللہ (سوال حافظ اختر علی نے پیش کیا): کیا جناب وزیر اعلیٰ صوبہ خیبر پختونخوا از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دہشتگردی کے نام پر حالیہ جنگ میں بہت زیادہ جانی و مالی نقصان ہوا ہے جس میں مساجد اور مدارس بھی شامل ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ جنگ میں متاثرہ علاقوں میں بحالی کے ماسٹر پلان میں دینی مدارس اور مساجد کی از سر نو تعمیر بھی شامل ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) حالیہ فوجی آپریشن میں کتنے دینی مدارس و مساجد کلی یا جزوی طور پر متاثر ہوئے ہیں؛

(ii) بم بلاسٹ کے ذریعے کتنے دینی مدارس اور مساجد کو کلی یا جزوی نقصان ہوا ہے؛

(iii) آیا حکومت دینی مدارس اور مساجد کے نقصانات کی تلافی کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔ ماسٹرپلان میں دینی مدارس اور مساجد کی از سر نو تعمیر شامل نہیں کیونکہ اس میں صرف سرکاری عمارات شامل ہیں۔

(ج) (i) ملاکنڈ ڈویژن میں فوجی آپریشن میں 72 مساجد اور 17 مدارس کلی یا جزوی طور پر متاثر ہوئے ہیں، متاثرہ مدارس اور مساجد کی ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے:

Statement showing masjids and madaras damaged in Malakand Division due to military operation / bomb blasts:

District	Masajids Partially damaged	Fully damaged	Madaras Patially damaged	Totally damaged	Total	Remarks
Swat	49	15	5	4	73	46 masajid have been repaired/reconstructed
Buner	4	1	4	3	12	5 Masajed and 3 Madraas have been repaired/reconstructed
Shangla	-	-	0	1	1	-
Dir Lower	2	-	-	-	2	2 Masajed have been repaired
Dir Upper	1	-	-	-	1	The Masjid has been reconstructed
Total	56	16	9	8	89	54 Masajid and 3 Madaras have been repaird/ reconstructed

(ii) سوال کا یہ حصہ محکمہ داخلہ سے تعلق رکھتا ہے۔

(iii) جی ہاں، تاحال 54 مساجد اور 3 مدارس کی تعمیر نو و مرمت کا کام مختلف ذرائع سے ہو چکا ہے جبکہ باقیماندہ 18 مساجد اور 14 مدارس کیلئے وسائل کی دستیابی کیلئے کوششیں جاری ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: Please, go ahead.

حافظ اختر علی: نو دیکښے جی دا کوم جواب چه دوئ ورکړے دے ، وائی "ماسٹرپلان میں دینی مدارس اور مساجد کی از سر نو تعمیر بھی شامل نہیں ہے کیونکہ اس میں صرف سرکاری عمارات شامل ہیں" نو زما سوال د منسٹر صاحب نه دا دے چه دینی مدارس او مساجد چه دا زمونږ مذهبی مقامات مقدسه دی نو آیا د دے په شاملولو کښے په ماسټر پلان کښے څه قباحت شته؟ او نمبر دو دا ده جی چه دیکښے دا جز (ج) کښے چه کوم سوال شوے دے چه "بم بلاسٹ کے ذریعے کتنے دینی مدارس اور مساجد کو کلی یا جزوی نقصان ہوا ہے؟" نو جواب دوئ دا ورکړے دے چه "سوال کا یہ حصہ محکمہ داخلہ سے تعلق رکھتا ہے"

نو آیا سوال دا دے چه دا محکمه داخله د وزیراعلیٰ صاحب په کنټرول کښے نه ده؟

Mr. Deputy Speaker: The Minister concerned, please.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: دیکښے جی که تاسو اوګورئ، ډیره د افسوس خبره ده، دا جواب چه کوم راغلے دے، دا انتهائی غلط جواب دے۔ د صوبائی اسمبلئ او د حکومت په دائره اختیار کښے دننه چه دلته زمونږه Settled area ده او په دیکښے مونږه ته صوبائی حکومت دا جواب راکوی چه دا د وفاقی حکومت داخله سره دے نو آیا د صوبائی حکومت محکمه داخله نشته دے؟ د دے انتظامی کنټرول چه دے، دا د وفاق په لاس کښے دے او که دا د صوبائی ګورنمنټ په لاس کښے دے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میرا اسمیں ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ جی نہیں، ماسٹر پلان میں نہیں ہے۔ بالکل گورنمنٹ نے Flatly refuse کر دیا اور نیچے جز (ج) کے Last میں یہ کہا ہے کہ "جی ہاں، تاحال 54 مساجد اور 3 مدارس کی تعمیر نو و مرمت کا کام مختلف ذرائع سے ہو چکا ہے جبکہ باقیماندہ 18 مساجد اور 14 مدارس کیلئے وسائل کی دستیابی کیلئے ضروری کوششیں جاری ہیں"۔ یہی چیز اگر اوپر، اور پہلے اتنا سخت جواب دے دیا، Flatly refuse کر دیا، آدمی کو ایک قسم کا Shock ہوتا ہے کہ دینی مدارس ہیں، مسجد ہے، اس کو کیوں گورنمنٹ Own نہیں کرتی اور کیوں اس کیلئے خیال نہیں کرتی، یہ مسلمانوں کا ملک ہے اور ہم مسلمان بیٹھے ہوئے ہیں تو جب یہ مسجد اور مدارس سے متعلق کوئی بات آتی ہے تو اتنی Flatly refuse انہوں نے کر دی۔ نیچے پھر کہتے ہیں کہ 54 بنا دیں ہیں اور اتنی ہی بنا دی ہیں، یہی پہلے کہہ دیتے کہ ہم جزوی طور پر بنا رہے ہیں اور اتنی باقی ہیں، ان کو بھی بنا دیں گے تو اتنا مطلب ہے کہ ٹینشن والا جواب نہ ہوتا جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالستار خان، آنریبل ایم پی اے۔

جناب عبدالستار خان: شکریہ۔ جناب سپیکر، اس سوال میں جو میرا سپلیمنٹری کوئسچن ہے، اس میں انہوں نے ایک بات کی ہے کہ مساجد اور مدارس ماسٹر پلان میں شامل نہیں ہیں۔ دوسری بات آخر میں انہوں نے کہا ہے کہ ٹوٹل 54 Masjids and 3 Madrasas have been repaired and reconstructedاور ساتھ ہی یہ کہتے ہیں کہ دیگر ذرائع سے ان کو تعمیر کیا جائے تو اگر گورنمنٹ نے ان کو مرمت نہیں کیا ہے، انکی تعمیر نہیں کی اور انکو ماسٹر پلان میں شامل نہیں کیا ہے تو یہ دیگر ذرائع کیا ہیں؟ ذرا اس بارے میں بتایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر، پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جناب، بڑی مہربانی، شکریہ۔ بالکل میرے خیال سے اس سوال کا جواب جس انداز میں دیا گیا ہے، واقعی وہ قابل اعتراض ہے اور شاید ہمارے بزرگوں کی کچھ Feelings hurtہوئی ہیں، اس کیلئے میں معذرت چاہونگا۔ جی، ایسا ہے کہ پی ڈی ایم اے جو ہے، یہ ایک ایسا ادارہ ہے کہ اس کا ایک Specific task ہے، اس کا PaRRSA جو ہے، وہاں پر کام کر رہا ہے ملاکنڈ ڈویژن میں اور PaRRSA میں زیادہ تر فنڈ یا میجارٹی جو Pool کا شیئر ہے، وہ فارن فنڈ سے ہے اور چونکہ سیلاب اور Militancy یہ ساری مشکلات فاٹا ایریا میں آئیں تو لہذا وہاں پر زیادہ Foreign funded projects ہیں اور کام کر رہے ہیں تو اتنا کم از کم ہمارے بزرگ اس بات کے ساتھ Agree کریں گے کہ وہ لوگ سکولوں کیلئے اور ہسپتالوں کیلئے امداد دینے کو تیار ہونگے لیکن مساجد چونکہ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہماری اپنی ذمہ واری بنتی ہے لہذا یہ ہم کریں گے۔ جیسا کہ جواب میں دیا گیا ہے کہ 72 مساجد میں سے اس وقت 54 مساجد جو ہیں، اس کی Reconstruction ہو گئی ہے اور وہ تیار ہو گئیں۔ اسی طرح چند مدارس بھی وہاں پر تیار ہو گئے ہیں۔ یہ جو دیگر ذرائع ہیں، وہ دیگر ذرائع یہ ہیں کہ یہ جو PaRRSA کے علاوہ ہم نے جواب پی ڈی ایم اے سے مانگا ہے، یہ ڈی سی او آفس کے ذریعے جتنی Implementation ہوتی ہے، لوکل گورنمنٹ کے ذریعے جتنی مساجد بنی ہیں یا ڈی سی آو آفس کے ذریعے سے جس طرح بنی ہیں یا کمشنر کے اپنے جو ذرائع ہیں، ان ذرائع سے جو بنی ہیں، چند ایک مقامات پر پاکستان آرمی نے بھی مساجد کی تعمیر نو کی ہے تو یہ دیگر ذرائع ہیں اور یہ جو باقی ہیں، انشاء اللہ ان کے فنڈز کا ہم بندوبست کر رہے ہیں اور امید ہے انشاء اللہ کہ اس پر بھی جلد از جلد کام شروع ہو جائے گا۔

Mr. Deputy Speaker: Now you are satisfied. Next, Janab Mufti Kifayatullah, the honourable MPA, he is not available so this Question is-----

قائد حزب اختلاف: جواب ما ته ملاؤ نشو چه آیا دا سوال چه دے، دا زمونږه په Settled area کښے دے که دا وفاقی محکمه داخله سره تعلق لری او په دیکښے د صوبائی محکمه داخله څه اختیار شته او که نه؟

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: زما په خیال درانی صاحب خو د دے صوبے د ټولو نه لوئے وزیر اعلیٰ پاتے شوے دے، زمونږ د هر څه نه دوئ ډیر زیات ښه خبر دی، دوئ ښه خبر دی چه یره دا د پراونشل گورنمنټ دائره اختیار دے، دوئ پرے پینځه کاله له خیره حکمرانی کړے ده۔ زما په خیال تاسو زیات ښه پوهیږئ او ما چه څنګه گزارش اوکړو نو ان شاءالله چه دا کوم پاتے دی، د دے د پاره زمونږه کوشش روان دے او ان شاءالله دا به ټول خدائے پاک کوی او زمونږ خو دا ایمان دے چه الله پاک جماعت جوړوی او د خدائے کور دے، دا نه زه جوړوم او نه ئے بل سړے جوړوی، دا به خدائے پاک جوړوی او دا به داسے جوړ شی چه مونږه ته به پته هم او نه لگی، ان شاءالله دا به خدائے پاک ډیر زر تیار کړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: درانی صاحب، تھینک یو۔

(قہقہہ)

قائد حزب اختلاف: دوئ ما ته صحیح جواب رانکړو، زما مقصد صرف دا دے چه داسے جوابونو سره او دا میډیا ته ځی او دا به سبا د اخباراتو د میډیا حصه وی نو که چرته صوبائی گورنمنټ داسے جوابونه ورکوی نو بیا به مونږه د میډیا نه گیله کوؤ چه دلته میډیا یو نفرت غوندے پیدا کوی نو کم ازکم جماعت دے، مدرسه ده، د پښتون کلچر چه دے نو اول شے چه دے هغه مسجد دے او بیا حجره ده۔ اوس که مونږ دا داسے نظر انداز کړو چه خپله عبادتگاه ده، هغه مونږ ډیر شا ته پریږدو او دا نور څیزونه رامخکښے کړو او سبا دا میډیا اچهال کړی او صوبائی گورنمنټ وائی چه یره مونږ د جمات او د مدرسے سره څه مدد نه کوؤ نو دا نورے هم داسے خبرے راځی چه یره د صوبائی گورنمنټ د پاره ښه نه

دی، د دے خطے د موجودہ حالاتو د پارہ هم ښه نه دی۔ پکار دا ده چه دوئ اووائی چه دا زمونږ دائره اختیار کښے دی، مونږه ته چرته نه هم چه پیسے ملاویږی او مونږ به د صوبائی گورنمنټ یوه حصه پیسے هغه په مدرسو او په مساجدو باندے لگوؤ چه دا کومه خلاء پیدا شوے ده، دا خلاء به داسے جوابونو سره بیا ختمیږی نو ارشد عبدالله صاحب خوږ سړے دے، زیات نه خو کم از کم دا جواب چه دے نو هغه د دوئ خپل ډیپارټمنټ ته د دا هدایات ورکړی چه د هر یو سوال جواب چه راځی نو صحیح جواب د راځی او بیا کم از کم دا خو ډیر معزز ایوان دے، دے ته غلط جواب ورکول چه دی، زما خیال دے چه دا د دے ایوان توهین دے او زمونږ ستاسو نه دا توقع ده چه تاسو به هم دا هدایات ورکوئ چه دے ایوان ته داسے جواب راځی چه هغه د دے صوبے او د ملک او قوم په مفاداتو کښے وی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: ما خو مخکښے هم معذرت وکړو، واقعی دا جواب په داسے انداز کښے راکړے شوے دے چه بالکل زمونږه د مشرانو Feelings hurt شوی دی نو زه د هغے د پاره بیا معذرت خوا یم۔ د دوئ مقصد چه کوم د ډیپارټمنټ دے، د ډیپارټمنټ د افسر یو ډیر Limited vision وی، هغه Overall دے ته نه گوری چه یره زه جواب As a حکومت ورکوم، هغه دا وائی چه یره زه صرف د پی ډی ایم اے حده پورے جواب ورکوم نو د هغے حده پورے هغه دا وئیلی دی چه یره چونکه مونږه سره د فارن فنډ دا پیسے د بهر ملک نه راغلے دی، Foreign aid دے، لهذا په دیکښے هغوی مونږه ته شرائط دا ایښودی دی چه یره دے باندے صرف سکول یا کالج یا مدرسه Sorry دا هسپتال به جوړوئ۔ باقی ذمه واری بالکل زمونږه ده جی، زمونږه دینی ذمه واری ده، زمونږه اخلاقی ذمه واری ده، زمونږه هر لحاظ سره دا ذمه واری جوړیږی چه مونږه دا جماتونه واپس ان شاءالله، Reconstruction د دے اوکړو خو ما گزارش وکړو جی چه Already په 72 کښے 54، نو دا خو جوړ شوی دی جی، د دے تاسو کم از کم Appreciation وکړئ چه یره دا میجارټی جوړ دی، بس ډیر لږ پاتی دی ان شاءالله او دغه شان ډیرے لږے مدرسے پاتے دی، دا زه ان شاءالله فلور آف دی هاؤس وایم چه که

خیر وی، دے لہ بہ مونږہ ډیر زر بندوبست کوؤ او ان شاءاللّٰہ دا بہ کہ خیر وی ډیر زر جوړوؤ۔ مهربانی۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Next Question, Mufti Kifayatullah Sahib.

میرے خیال میں اس میں ہمارے آنریبل منسٹر پرویز خٹک صاحب نے فون بھی کیا تھا اور مجھے بتایا تھا تو اس کو فی الحال پینڈنگ رکھتے ہیں کیونکہ آج وہ کسی وجہ سے نہیں ہیں، اس کو پینڈنگ رکھتے ہیں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو ہم نے پینڈنگ رکھا کیونکہ وہ پرویز خٹک صاحب نے فون کیا تھا کہ مجھے کچھ ضروری کام ہیں اور میں نہیں آسکتا ہوں تو اس کو پینڈنگ رکھتے ہیں، Next، ان شاء اللّٰہ کل یا پرسوں۔۔۔

قائد حزب اختلاف: جی دا ډیر ضروری سوال دے او دا چہ پرویز خټک صاحب بہ پخپلہ راشی او پہ هغه ورځ باندے بہ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دغه رنګ خو هغه خپله اووئیل چه یره زما مطلب دا دے۔

Next Question, Mr. Saqibullah Khan Chamkani, honourable MPA. Mr. Saqibullah Khan, not present.

ایک آواز: هغه راغلو۔

Mr. Deputy Speaker: Take it easy, take it easy. Mr. Saqibullah Khan please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر کہ ریکویسٹ اوکړم او دا نور سوالونه اوکړئ، زه بہ لږ ځان پہ ساہ کړم، ساہ بہ واخلمه۔ سر، تاسو دا نور کوئسچنز Deal کړئ، سر زه بہ بیا اخر کښے اوکړم۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، آنریبل ایم پی اے، پلیز کوئچن نمبر؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سوال نمبر 47۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 47 _ جناب اسرار اللہ گنڈاپور: کیا وزیر خزانہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبائی کابینہ نے بجلی کے خالص منافع کی مد میں ملنے والے بقایاجات کی رقوم کو صرف پن بجلی کے منصوبوں پر خرچ کرنے کا فیصلہ کیا تھا؛

(ب) حکومت بجلی کے خالص منافع کے بقایاجات کی مد میں وصول شدہ رقوم کو دیگر ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کر رہی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) حکومت مذکورہ رقم کو پن بجلی کے کن کن منصوبوں پر خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل بتائی جائے؛

(ii) مذکورہ رقم جن ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی گئی ہے، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) آیا حکومت مذکورہ رقم سے ضلع ڈیرہ میں سی آر بی سی لفٹ کنیال کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ نہ صرف زرخیز زمین زیر آب لائی جاسکے بلکہ خوراک کی مد میں دینے والی اربوں روپے کی سبسڈی کی رقم کو بھی بچایا جاسکے؟

<u>جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ):</u> (الف) صوبائی حکومت کی کوشش ہوگی کہ صوبے میں پن بجلی کی پیداوار کے زیادہ سے زیادہ منصوبوں پر کام شروع کیا جاسکے تاکہ ایک طرف ملک میں بجلی کی لوڈشیڈنگ پر قابو پانے میں مدد مل سکے اور دوسری طرف صوبے کے اپنے وسائل میں اضافہ کیا جاسکے۔ اگرچہ تحریری طور پر ایسا کوئی فیصلہ موجود نہیں کہ خالص منافع کی مد میں ملنے والی بقایاجات کی رقم کو صرف پن بجلی کے منصوبوں پر خرچ کیا جائے گا، تاہم صوبائی حکومت کی حتی الامکان کوشش ہے کہ خالص منافع کا زیادہ سے زیادہ حصہ پن بجلی کے منصوبوں پر خرچ کیا جائے۔ یہ منصوبے تکمیل تک پہنچانے کیلئے HDF میں کافی رقم موجود ہے جو اگلے سال تک استعمال کی جاسکتی ہے۔ اس وقت HDF میں تقریباً 20 ملین روپے موجود ہیں جنہیں سرمایہ کاری کی منافع بخش سکیموں میں لگائے گئے ہیں۔

(ب) چونکہ بجلی کے خالص منافع کے بقایاجات اور رقوم صوبے کے Consolidated fund کا حصہ ہیں جس میں موجود فنڈ کو ہر اس ترقیاتی منصوبے پر خرچ کیا جاسکتا ہے جو اسمبلی سے بجٹ میں منظور ہو چکا ہو۔

(ج) (i) صوبائی حکومت نے رواں مالی سال کیلئے پن بجلی کے بارہ منصوبے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کئے ہیں، قواعد اور ضوابط کی تمام کارروائیاں مکمل ہونے کے بعد ان منصوبوں پر کام شروع کیا جائے گا، ان منصوبوں کی تفصیل سالانہ ترقیاتی پروگرام میں موجود ہے۔

(ii) چونکہ بجلی کے خالص منافع کے بقایاجات اور متوقع رقوم صوبے کے Consolidated fund کا حصہ ہیں جس میں موجودہ فنڈ کو ہر اس ترقیاتی منصوبے پر خرچ کیا جاسکتا ہے جو اسمبلی سے بجٹ میں منظور ہو چکا ہو۔

(iii) محکمہ آبپاشی کے ایک مراسلے میں یہ تصدیق کی گئی ہے کہ چشمہ فرسٹ لفٹ کینال اس سال کے SDP میں شامل ہے اور اس کیلئے 100 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جبکہ اس منصوبے پر مجموعی طور پر 61064 ملین کا خرچہ متوقع ہے۔ صوبائی حکومت کی البتہ حتی الامکان کوشش ہے کہ سی آر بی سی لفٹ کینال کیلئے کسی بھی ذریعے سے وسائل حاصل کئے جا سکیں تاکہ منصوبے کی تکمیل جلد از جلد ہو سکے۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر، اس میں میری گزارش یہ ہے کہ صوبے کے حوالے سے میں نے ایک سوال کیا تھا اور یہ اس حوالے سے کیا تھا کہ یہاں پر جب منسٹر صاحب ہمارے سامنے کوئی Statement دیتے ہیں تو ہم یہ لکھتے ہیں کہ یہ فلور آف دی ہاؤس پہ جو بات ہو گی تو اس میں ایک تسلی ہو گی۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ کے علم میں بھی ہے کہ یہ پن بجلی کے حوالے سے ہمارے بقایاجات ہیں جو کہ فیڈرل گورنمنٹ سے ہمیں پانچ قسطوں میں متوقع ہیں۔ 10 بلین ایک آئے تھے، اس کے بعد 25، شاید یہ تیسری قسط بھی آئی ہو تو کوئی 35 بلین کا تو ہمیں پتہ ہے کہ وہ آچکے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا ہے کہ یہ جو آپ کا ہائیڈل فنڈ ہے، اس میں آیا آپ صرف پن بجلی کے حوالے سے انوسٹمنٹ کریں گے یا جو ہمارا سی آر بی سی ہے لفٹ اریگیشن کے حوالے سے، آپ اس میں کیوں نہیں لگاتے تاکہ وہاں پر آپ کے ریونیوز ہیں، دوارب ہر سال آپ سبسڈی دیتے ہیں تو اس کے حوالے سے جو جواب ہے، وہ بڑا گول مول ہے اور میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا، اگر آپ یہ دیکھیں کہ یہ ہمیں بتاتے ہیں کہ یہ چونکہ Consolidated Fund کا حصہ ہیں تو اس کو ہم کہیں بھی استعمال کر سکتے ہیں اور اس میں صرف 20 بلین بقایا ہیں۔ سر، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا ظلم ہے، ناانصافی ہے کہ 35 بلین سے اگر ہم 20 بلین پہ آگئے ہیں It means کہ 15 بلین استعمال ہو گئے ہیں اور جہاں تک ہاؤس میں Statement گزرتی ہے تو وہ یہی ہوتی ہے کہ نہ اس سے ہم سکول بنائیں گے، نہ کالج بنائیں گے، نہ کوئی اور کام کریں گے، یہ جو پیسے ہیں، یہ ہائیڈل جنریشن پہ Specific ہیں۔ ہائیڈل جنریشن کا جب ان سے جز (ج) میں میں نے پوچھا ہے کہ کتنے منصوبے ہیں، کوئی ان کے نام نہیں ہیں؟ یہ کہا گیا ہے کہ بارہ منصوبے ہیں اور آگے چل کر جب میں نے ان سے پوچھا ہے، جیسا کہ انہوں نے کہا ہے کہ چونکہ Consolidated fund کا حصہ ہیں، کہ ترقیاتی منصوبے کون کونسے ہیں جن پر آپ خرچ کرتے ہیں؟ تو جز (ج) کے (ii) نمبر میں یہ کہتے ہیں کہ چونکہ بجلی کے خالص منافع کے بقایاجات اور رقوم صوبے کے Consolidated fund کا حصہ ہیں، ہر اس ترقیاتی منصوبے پر خرچ کی جا سکتی ہیں جو اسمبلی بجٹ میں منظور کیا گیا ہو تو میں یہ سمجھتا ہوں

کہ کیا یہی Transparency ہے؟ میں نے تفصیل مانگی ہے کہ اگر آپ نے 15 بلین لگائے ہیں تو ہمیں وہ بتائیں کہ کونسے ایسے ضروری منصوبے تھے کہ جہاں پر آپ کو Consolidated Fund سے 15 بلین Draw کرنا پڑے؟ ہمارا تو یہ خیال ہے کہ وہ 35 بلین ہمارے پڑے ہوئے ہیں، اگر آپ نے وہ Kitty کھول دی ہے تو پھر آپ اپنا Throw forward کم کریں، اگر آپ کے تین سال کا ایک منصوبہ جاتا ہے تو آپ اس منصوبے کو ایک سال میں کریں، ہمیں پتہ تو چلے۔ تو میری یہ گزارش ہے کہ اگر منسٹر صاحب Agree کریں، لفٹ کینال کے متعلق تو انہوں نے گول مول جواب دیا ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کا کام ہے، اگرچہ اس کی بہت بڑی افادیت ہے، تو اگر باقی تفصیل بھی ہاؤس کے سامنے دیں، اگر نہیں دیتے تو مہربانی کر کے کمیٹی کو ریفر کر دیں۔ تھینک یو سر۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اکرم خان درانی صاحب، پلیز۔

قائد حزب اختلاف: چونکہ اسرار اللہ گنڈاپور صاحب کا یہ سوال بہت اہمیت کا ہے اور سارے لوگوں کی نظریں جو ہائیڈل میں ہمارے کچھ منافع کے پیسے ملے ہیں، اسی پہ ہیں اور ہماری صوبائی گورنمنٹ کی بھی یہی خواہش ہے کہ وہ کچھ ایسے منصوبوں میں لگائیں جس سے پیداوار بھی ہو اور وہ پھر ہم لگائیں دوسری مد میں۔ اسمیں جز (ج) کے آخر میں گنڈاپور صاحب نے سی آر بی سی فرسٹ لفٹ کینال کی تعمیر کا لکھا ہے کہ گورنمنٹ ارادہ رکھتی ہے؟ تو اس میں جواب جو دیا گیا ہے، وہ یہ ہے کہ وفاقی گورنمنٹ نے اس کیلئے 100 ملین روپے رکھے ہیں۔ میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی یہاں پر گزارش کی تھی جی کہ چونکہ فرسٹ لفٹ کینال جو ہے، یقین جانیئے کہ اس صوبے کی معیشت کیلئے ہائیڈل پاور سے بھی زیادہ مفید ہے کیونکہ ہمیشہ ہمیں پنجاب سے گندم لانے میں تکلیف ہوتی ہے، آٹے میں تکلیف ہوتی ہے اور جب آپ فرسٹ لفٹ کینال کو اسی ہائیڈل کی مد سے پیسے دینگے تو یہ میں یہاں پر لکھ کر دے رہا ہوں کہ یہ صوبہ اجناس میں خودکفیل ہو جائے گا اور ہماری جو مجبوری ہے، پنجاب بھی اس میں رکاوٹ ڈالتا ہے، پھر منت سماجت کر کے ہم وہاں سے گندم چاول منگواتے ہیں، ہماری گورنمنٹ میں یہاں پر اگر آپ ریکارڈ نکالیں پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ، فنانس سے، اور یہاں پر آخری بجٹ میں ہم نے 110 ارب میں سے پانچ ارب جو تھے، وہ ہم نے فرسٹ لفٹ کینال کیلئے رکھے تھے اور اس وقت اس کے 25 ارب روپے ٹوٹل اگر کام شروع ہوتا اور اس کی سالانہ جو آمدن ہے، وہ پانچ ارب روپے آپ کے صوبوں کو واپس دے رہی ہے تو پانچ

سالوں میں آپ کی وہ رقم جو آپ لگائیں گے، وہ بھی ان شاء اللہ واپس آ جائیگی اور دوسری جو ہماری تکلیف ہے، آپ صرف اپنے صوبے میں نہیں بلکہ آپ افغانستان کو بھی گندم اور چاول دینے کے قابل ہو جائیں گے، تو میری یہ گزارش ہوگی کہ موجودہ حکومت اس پر نظر ثانی کرے۔ میں آج بھی ریکارڈ پر یہ لانا چاہتا ہوں کہ جو 100 ملین روپے سی آر بی سی فرسٹ لفٹ کیلئے وفاقی گورنمنٹ نے رکھے ہیں، یہ ویسے بھی دھوکہ ہے، یہ کبھی بھی نہیں بنائیں گے اور نہ اس پر وہ بن سکتا ہے اور جب تک آپ کالاباغ ڈیم نہیں مانیں گے، مجھے وفاقی وزیر نے خود کہا تھا کہ اس وقت تک کوئی بڑا منصوبہ خیبرپختونخوا میں شامل نہیں ہوگا تو ہم کیوں نا باہر کے ڈونرز سے بات کریں اور فرسٹ لفٹ کینال کیلئے میری گزارش ہوگی کہ یہ صرف وفاقی حکومت پہ نہ چھوڑیں بلکہ اس کو کمیٹی کے سامنے بھیجیں اور یہ ایک اہم سوال ہے، اس پر غور کریں اور ہم گورنمنٹ سے یہی مطالبہ کرینگے کہ آپ فرسٹ لفٹ کینال کو بھی جو 110 ارب روپے ہیں، اس میں شامل کریں اور باقی اس کیلئے خود صوبائی حکومت قرضہ لے اور اس پر کام شروع کرے۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Supplementary, Sir.

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان، پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ یہ جو 110 billion rupees ہیں، اس میں سے فرسٹ لفٹ کیلئے کتنے پیسے رکھیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منور خان، پلیز۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو سر۔ جیسا کہ درانی صاحب نے بھی فرمایا ہے کہ یہ 100 ملین ایک مذاق ہے، ایک Joke ہے لیکن میں گورنمنٹ کو یہاں پر ایک بات یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جب پرائم منسٹر صاحب آئے تھے اور چیف منسٹر نے بھی یہاں پر تقریر کی تھی کہ پرائم منسٹر صاحب سے ہم نے سارے صوبے کیلئے صرف ایک ڈیمانڈ کی تھی اور وہ ڈیمانڈ تھی چشمہ والی لیکن میں حیران ہوں کہ ابھی تک اے این پی اور پیپلز پارٹی دونوں کی Coalition Government ہے، کیا وہ پی ایم صاحب کا وعدہ اور سی ایم صاحب کا یہاں پر اعلان تھا کہ انہوں نے یہاں تک بھی کہا تھا کہ اگر انہوں نے ہمارے اس منصوبے کو منظور نہیں کیا تو ہم اس پر سوچیں گے کہ ہم اس کے خلاف کوئی ایسا اقدام اٹھائینگے تو میں ذرا یاد دلاتا ہوں کہ وہ سی ایم صاحب کے اور پی ایم صاحب کے وہ آرڈرز اور وہ اعلانات کدھر گئے ہیں؟ تھینک یو سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار شمعون یار صاحب۔

سردار شمعون یار خان: شکریہ۔ جناب سپیکر، میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ سوال کے پہلے جز میں جو 20 بلین روپے کا ذکر ہے جن کو سرمایہ کاری کی منافع بخش سکیموں میں رکھا گیا ہے تو وہ کونسی سکیمیں ہیں اور اس کی کیا ضرورت پیش آئی اور ان سے صوبے کو فائدہ کتنا ہوگا، ان پیسوں کو منافع بخش سکیموں میں رکھنے کے بعد؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، جیسا کہ یہاں پر-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، پلیز۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، مجھے اجازت ہے؟ جیسا کہ تمام بھائیوں نے اور خاص طور پر اس اہمیت کے سوال اس فلور پہ لے کر آئے ہیں، میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ سوال ابھی کیا اور اس گورنمنٹ کے کتنے مہینے رہ گئے ہیں؟ اگر یہ اسمبلیاں اپنی مدت پوری کرتی ہیں اور اللہ کرے کہ اسمبلیاں اپنی مدت پوری کریں تو چند مہینوں میں کیا ہو سکتا ہے؟ کیونکہ یہ تو ساڑھے تین سال گزر چکے ہیں اور کچھ ڈیڑھ سال کا عرصہ باقی ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ اگر اس کو آپ نے جلد از جلد کرنا ہے تو میرا اس میں ضمنی سوال منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ کیا منسٹر صاحب اس منصوبے کو جلد پورا کرنے کیلئے اور ان تمام یعنی ہمارا صوبہ ایک ایگریکلچر صوبہ ہے تو اس کیلئے ایک کمیٹی کیوں نہیں بنا لیتے اور اس پر باقاعدہ سی ایم کے پاس کیوں نہیں چلے جاتے ہیں؟ تمام اپوزیشن کے جتنے بھی لوگ ہیں اور ٹریژری بنچز کے جتنے بھی ہمارے پارلیمانی لیڈرز ہیں تو ان کو ساتھ لے کر جائیں اور ان سے اپنا وعدہ پورا کروائیں کیونکہ جب وعدہ پورا ہوگا اور جب یہ تمام پیسہ اور وہاں سے ہمیں فنڈ دینگے تو اس کے بعد جب یہ کام شروع ہو جائے گا تو لوگوں کی جو توقعات ہیں، وہ پوری ہو جائیں گی۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Hamayun Khan, the honourable Minister.

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر، زما معزز ملگرو خو خبرے او کړے او هغه کومه چه د PSDP منصوبه وه، فرسټ لفټ منصوبه خو په PSDP کښے شامله ده او څنګه ئے چه دغه خبره اوکړه، زمونږه دے اسرار خان Throw forward خبره اوکړه، که فرض کړه دغه وی نو Throw forward زمونږه د دغه نه اوس د 3 په ځائے باندے 1.44 دے ، لکه مونږه چونکه د هائیډل فنډ د پاره چه څومره هائیډل سکیمونه راځی، د ګورنمنټ ټارګټ دی او زمونږه هم دا کوشش دے چه مونږه څومره دے هائیډل کښے دا Investment اوکړو نو هغه شان د

صوبے ریونیو بہ سیوا شی، د ھائیڈل دغہ او د شیڈو بورڈ پہ بارہ کښے چیف منسٹر صاحب ھر درے میاشتے پس یو میټنگ کوی او ھغہ شیڈو ډیپارټمنټ تہ، انرجی اینڈ پاور ډیپارټمنټ تہ ھغوی ډائریکشنز ورکړی دی، ان شاء اللہ تعالیٰ پہ دے دسمبر کښے بہ د مټلتان او د لاوی Groundbreaking ceremony کیږی، داسے ټارګټ ئے دغہ کړے دے جی، ھرکلہ چہ مونږہ دے ایوان تہ دا یقین دھانی کوؤ چہ داسے منصوبے بہ د ھائیڈل جنریشن مطابق وی نو ان شاء اللہ تعالیٰ د ھغے د پارہ د اے ډی پی او د ډونرز، کہ د فرسټ لفټ خبرہ دہ جی نو ھغے د پارہ چیف منسٹر صاحب فلور آف دی ھاؤس وئیلی وو چہ زمونږہ کوشش دا دے او دا پہ اول ځل پرائم منسٹر صاحب، چیف منسٹر صاحب، فیډرل ګورنمنټ دا منصوبہ دغہ کړے دہ او مونږہ د دے د پارہ د ډونرز دغہ بہ ھم کوؤ خو ان شاء اللہ تعالیٰ دا منصوبہ بہ دغسے سرتہ رسوؤ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، پلیز۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں مشکور ہوں کہ آپ نے اس کو کافی ٹائم دیا، میری گزارش یہ ہے کہ جو میرا Basic prayer تھا، وہ تو یہی تھا کہ سی آر بی سی لفٹ کیوں نہیں بناتے ہیں؟ جو میرے سوال کے Contents ہیں، اگر منسٹر صاحب اس کا بتادیں کہ مذکورہ رقم سے اور جن ترقیاتی منصوبوں پر رقم خرچ کی گئی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے ایک Kitty کھول دی ہے اور 35 بلین میں آپ کے پاس ابھی 20 بلین پڑے ہوئے ہیں تو پھر جو آپ کی On the record یہ Stated position ہے کہ یہ 35 بلین ہمارا Asset ہے اور ہمارا پڑا ہوا ہے تو وہ پھر کہاں ہے؟ میری گزارش یہ ہے کہ اگر یہ کمیٹی کو ریفر کردیں تو میں مشکور ہوں گا۔ اگر یہ اس پہ نہیں مانتے تو پھر میری مجبوری یہ ہے کہ مجھے ڈسکشن کیلئے نوٹس دینا پڑے گا، تو یہ گزارش ہے کہ اس کو اگر کمیٹی میں ریفر کردیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر خزانہ: سپیکر صاحب، دا کوم دغہ چہ دے، لکہ مونږہ پہ دیکښے ښودلی دی چہ اے ډی پی کښے کوم زمونږہ سکیمز راغلی دی، لکہ مثال پہ طور 759, the feasibility of Raw Sites in Khyber Pakhtunkhwa, Construction of Mataltan HPP Swat (84 MW), اے ډی پی سکیمز کښے چہ کوم دغہ شوی دی جی۔ Construction of Sharmal HHP (115 MW), Construction of

Koto HPP(18MW), Construction of Karora HPP Shangla (8MW) Purchase of land for Hydel ، دے Construction of Jabori (8MW) دا سے Projects, Construction of Shushai-Zhendoli HPP (144MW), Construction of Shogo Sin (132 MW), Construction of Lawi HPP Construction of Darai دا سے (69MW), Kalam Asrit HPP (197 MW)

Khawar دا لکه سکیمز راغلی دی او ډیپارټمنټ ته ډائریکشنز ورکړی شوی دی او هغے کښے ټارګټس ورکړی شوی دی چه تا سو په دے زر تر زره کار دغه کړئ او کوم کوم زمونږه سائټس چه Clear کیږی یا هغے باندے کنسټرکشن سټارټ کیدے شی یا هغے د پاره ډیپارټمنټ ته ټارګټس ورکړی شوی دی او زما خیال دے چه رحیم داد خان به پرے-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر-----

جناب ڈپٹی سپیکر: اسرار اللہ گنڈاپور صاحب پلیز۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: پن بجلی کے بارہ منصوبے، وہ تو (الف) کے جواب میں ہیں نا، میں یہ پوچھتا ہوں کہ جز نمبر (ii) میں جب میں نے ان سے پوچھا ہے کہ کونسے منصوبے اس کے علاوہ ہیں؟ یا تو اس کا Break up ہمارے سامنے ہوتا کیونکہ جب 15 بلین آپ نے Utilize کر دیئے ہیں تو وہ Mostly آپ کے Feasibility stage میں ہیں، کنسٹرکشن کا تو ہمیں پتہ نہیں ہے کہ اس پر Utilization کتنی ہے، ایلوکیشن کتنی ہے؟ اگر یہ تفصیل ہمارے سامنے ہوتی تو اس پر کوئی بات کر سکتے۔ منسٹر صاحب کو یقیناً سیکرٹری صاحب نے Inform کر دیا ہو گا لیکن میری گزارش یہ ہے کہ اگر یہ مناسب جانیں اور مہربانی کر کے اسے کمیٹی کو ریفر کر دیں اور وہاں پر بھی ہم نے یہ Thrash out کرنا ہے کہ یہ 15 billion کی Utilization کہاں پہ ہوئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر ہمایون خان، پلیز کیا؟-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر صاحب-----

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا جی؟

جناب رحیم داد خان {سینئر وزیر (منصوبہ بندی)}: جناب سپیکر، زه-----

Mr. Deputy Speaker: The honourable Senior Minister Rahim Dad Khan.

سینئیر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر، دا کوئسچن چه کوم دے، دا زمونږ ډیپارټمنټ سره Related دے او زما په خیال دا ده چه دا کوئسچن راغلے وے مونږه ته، په ډیټیل به مو دوئ سره دغه خبره کړے وه جی۔ دا مینځ کښے خبره راغله نو دے وخت کښے هغه سره دومره فګرز نشته۔ بیا هم د سیکرټری صاحب دومره یاداشت وو چه هغه ئے زبانی دوئ ته دغه کړل خو دا دے ډیپارټمنټ سره نه دے، فریش کوئسچن د زمونږه ډیپارټمنټ ته پوره تفصیل سره راوړی چه زمونږ څومره محکمے دی، مډټرم څه پالیسی ده، شارټ ټرم/ لانګ ټرم نو ټول به مونږه راولو او ډسکشن به پرے اوشی په هغے باندے خو دا کوئسچن دے سره Related نه دے۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: یہ فیصلہ تو اسمبلی سیکرٹریٹ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسراراللہ گنڈاپور صاحب، پلیز۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: یہ فیصلہ اسمبلی سیکرٹریٹ نے کرنا ہوتا ہے کہ کونسا کوئسچن کہاں پر بھیجنا ہے؟ اگر Suppose فنانس کو کوئی اعتراض تھا کہ یہ ان سے Related نہیں ہے تو ان کا کام تھا کہ دوبارہ دوسرے ڈیپارٹمنٹ، یا سر، میری گزارش یہ ہے کہ یہ انتہائی Important ہے، فلور آف دی ہاؤس پہ یہ بات ہوئی ہے کہ نہ ہی اس سے کوئی سکول بنائیں گے، نہ کالج بنائیں گے، کچھ بھی نہیں کریں گے، یہ ہمارے صوبے کا Asset ہے، کیونکہ 395 billion تک ہم چلے گئے تھے، دوبارہ 110 پہ آئے ہیں، پھر فیڈرل گورنمنٹ نے ہمیں پانچ قسطوں میں یہ پیسے دیئے تھے، اب پانچ میں سر ہم دیکھتے ہیں کہ 35 میں سے 15 تو چلے گئے، پیچھے 20 بلین رہتے ہیں، تو میری گزارش یہ ہے کہ اگر منسٹر صاحب Agree کریں تو اسے کمیٹی کو ریفر کر دیں، اگر ان کیلئے کوئی مشکلات ہیں تو کل منگل کا دن ہے، رول 48 کے تحت میں نوٹس دیتا ہوں تو آپ مہربانی کر کے اس کو کل کے ایجنڈے پہ لے آئیں کہ میں اس پر ڈسکس کر سکوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب رحیم داد خان۔

سینئیر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر، د دے کوئسچن سوال نه پیدا کیږی چه دا د کمیټئ ته ریفر شی، دا زمونږه سره Related Question دے، دوئ د کوئسچن اوکړی، مونږه که د هغے صحیح جواب ورنکړو نو بیا د دا کمیټئ ته ریفر شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رحیم داد خان! هغوی خو دا جواب ورکړو چه یره دا خو ټهیک ده چه کوم ممبر کوئسچن راوړی-----

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر-----

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ سر، دا کوئسچن چه کوم هغوی راوړی نو اول هغوی منسټر ته خپله Address کړے وی چه منسټر فلانا، منسټر فلانا، بیا چه دا د خزانے سره Related نه وے نو پکار ده چه هغوی واپس زمونږه سیکرټریټ ته لیږلے وے او بیا به Further مطلب دا دے چه دا زمونږه سره Related Question نه دے، لهذا Proper forum ته د رااولیږی نو دیکبنے، بشیر بلور صاحب! پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، مهربانی۔ زه دا خواست کوم چه دے د نوټس ورکړی او که په دے د سکشن اوکړو نو بنه به وی چه مونږه به هم ځان پوهه کړو او دوئ به هم ځان پوهه کړی۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر، پھر جو منگل آرہا ہے، اس پہ اس کو آپ Take up کر لیں، یہ میری گزارش ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں آپ نوٹس دے دیں، ان شاء اللہ Next Tuesday پر۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میں دے دونگا-----

جناب عبدالاکبر خان: سر، گزارش یہ ہے کہ Relevant منسٹر صاحب اس دن تیاری کر کے پھر جواب دے دیں، آخر میں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: کل اس پر کہ یہ فنانس کا معاملہ نہیں ہے، میرا معاملہ ہے اور میں جواب نہیں دے سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دونوں ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ دونوں بیٹھ کر مطلب ہے کہ ان کا مفصل جواب بھی دیدیں اور Next Tuesday اس نوٹس پر ڈسکشن بھی ہو گی، Next Tuesday کو۔

Next Question, Israr Ullah Khan Gandapur, the honourable MPA, please, Question number?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سوال نمبر 23۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 23 _ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر لائیو سٹاک از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 11-2010 میں محکمہ لائیو سٹاک ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی پانچ عدد وٹرنری ڈسپنسریوں میں VA (وٹرنری اسسٹنٹ) اور چوکیدار کی آسامیاں منظور ہوئی ہیں اور بھرتی مروجہ طریقہ کار کے مطابق کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اخبار کے اشتہار کی کاپی، تمام امیدواروں کے کوائف بمع نام و پتہ اور بھرتی شدہ افراد کے کوائف کی بھی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر امور حیوانات): (الف) جی ہاں، سال 11-2010 کے دوران محکمہ لائیو سٹاک و ڈیری ڈیویلپمنٹ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں پانچ عدد وٹرنری ڈسپنسریوں میں پانچ چوکیداروں کی آسامیاں منظور تھیں، چونکہ وٹرنری اسسٹنٹس کی آسامیوں پر بھرتی نہیں کی جا سکی ہے، البتہ چوکیدار کی پانچ آسامیوں پر ایکزیکٹیو آفیسر (زراعت) ڈیرہ اسماعیل خان نے محکمہ ہذا کے سابقہ درجہ چہارم ملازمین کو تعینات کیا ہوا ہے۔

(ب) اس ضمن میں مطلع کیا جاتا ہے کہ پانچ چوکیداروں کی بھرتی مروجہ طریقہ کار کے مطابق نہیں ہوئی ہے بلکہ محکمہ ہذا کے سابقہ پراجیکٹ کے پانچ ملازمین کو بغیر آسامی مشتہر کئے اور انٹرویو کے مروجہ طریقہ کار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے تعینات کیا گیا ہے، مکمل تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	نام آسامی	مکمل پتہ
1	شعیب احمد ولد فضل الرحمان	چوکیدار	سکنہ بستی نار علی شاہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان
2	ظفر اللہ ولد اللہ بخش	ایضاً	سکنہ گاؤں سکندر جنوبی پروآ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان
3	جعفر حسین ولد الٰہی بخش	ایضاً	سکنہ رک نوڈا کھانہ فتح ضلع ڈیرہ اسماعیل خان
4	محمد اکرم ولد سلیمان خان	ایضاً	سکنہ کوٹ ولیداد تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان
5	عبدالجبار ولد محمد اقبال	ایضاً	سکنہ چہکان ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔ میری آنریبل منسٹر صاحب سے گزارش یہ ہے کہ جو کرنٹ سائڈ پہ پانچ پوسٹیں سینکشن ہوئی ہیں، ان کے متعلق پوچھا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے، (ب) کے جواب میں کہتے ہیں کہ پانچ چوکیداروں کی بھرتی مروجہ طریقہ کار کے مطابق نہیں ہوئی ہے بلکہ سابقہ پراجیکٹ ایمپلائز کو ہم نے ایڈجسٹ کیا، تو سر، میری گزارش یہ ہے کہ پراجیکٹ ایمپلائز کو ایڈجسٹ کرنے کیلئے پراجیکٹ پالیسی موجود ہے، Departure from the rules آپ نہیں کر سکتے، اگر آپ Departure from the rules کرتے ہیں تو اس کی کوئی وجہ بتانا پڑے گی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حاجی ہدایت اللہ صاحب، پلیز، آپ کے ڈیپارٹمنٹ کا کوئسچن ہے اور اب آپ Answer دیں گے۔ سپلیمنٹری کوئسچن، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ۔ جناب سپیکر، انہوں نے خود اعتراف کیا ہے کہ پانچ چوکیداروں کی بھرتی مروجہ طریقہ کار کے مطابق نہیں ہے تو کیا کسی محکمے کو یہ اجازت ہے کہ وہ مروجہ طریقہ کار کے بغیر اپنے اور پرائے کر کے اس کے اندر بھرتی کرے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ہدایت اللہ صاحب، پلیز، ہدایت اللہ صاحب پلیز، آنریبل منسٹر پلیز۔

حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر امور حیوانات): مهربانی جی۔ اسرارالله خان چه دا کوم سوال کړے دے، دا بالکل صحیح دے او د دے سره مونږه هم ملګرتیا نه کوؤ ځکه چه په هغے کښے مونږه جواب هم داسے ورکړے دے چه دا تهیک نه دی شوی نو په دے باندے چونکه هغلته دا متعلقه اے ډی او چه کوم دے، مونږه هغوی ته وئیلی وو چه یره تاسو کوم کار کوئ نو هغه به د قانون مطابق کوئ او بیا هم کوم چه Concerned MPA دے نو هغه به تاسو د هغه په وینا باندے کوئ نو چونکه دا کار او مونږه پخپله جواب ورکړے دے چه یره دا تهیک نه دے شوے نو زه وایمه چه۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: The House is not in order, please. Please go on, Minister Sahib.

وزیر امور حیوانات: نو دا کسان هم د ده د حلقے کسان دی نو که فرض کړه دے وائی چه یره دا کمیټۍ ته لیږو نو زمونږه پرے څه اعتراض نشته دے جی، بس لاړ د شی کمیټۍ ته او د دے کسانو نومونه مونږه ورکړی دی۔ (تالیاں) مفتی صاحب هم خوشحاله شو خو بیا به ئے دوئ راتینګ نه کړی۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 23 may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Committee concerned.

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: Next Question, Abdul Akbar Khan, the honourable MPA, please Question number?

جناب عبدالاکبر خان: 70۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 70 _ جناب عبدالاکبر خان: کیاوزیر زکواۃ وعشر ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع مردان پلو ڈھیری میں دو زکواۃ کمیٹیاں ہیں اور مذکورہ کمیٹیوں نے سال 2006-07 سے 2008-09 تک زکواۃ کی تقسیم کی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو زکواۃ کمیٹی نمبر 2 نے سال 2006-07 سے 2008-09 تک کتنی زکواۃ تقسیم کی، وصول کنندہ کا نام، ولدیت، سکونت بمعہ وصول شدہ رقم کی تفصیل ایئر وائز فراہم کی جائے؟

جناب محمد زرشید (وزیر زکواۃ وعشر): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) مقامی زکواۃ کمیٹی پلو ڈھیری نمبر 2 نے سال 2006-07 سے 2008-09 تک جو زکواۃ تقسیم کی، اسکی ایئر وائز تفصیل درج ذیل ہے:

2008-09	2007-08	2006-07	زکواۃ کی مد	نمبر شمار
84,000	84,000	72,000	گزارہ الاؤنس	1
12,126	16,164	8,082	تعلیمی وظائف	2
9,000	10,000	0	رمضان / عید گرانٹ	3

(وصول کنندہ کے نام، ولدیت، سکونت بمعہ وصول شدہ رقم کی تفصیل ایوان مین پیش کی گئی)

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

Mr. Abdul Akbar Khan: Yes.

Mr. Deputy Speaker: Please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ جو لسٹ دی گئی ہے اور چونکہ یہ میرے حلقے سے تعلق رکھتا ہے، اس میں بہت سے ایسے نام ہیں جو اس زکواۃ کمیٹی کے اس میں نہیں آتے، میں یہ نہیں کہتا کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں لیکن میں منسٹر صاحب سے درخواست کرونگا کہ اگر کوئیResponsible Officer کو میرے ساتھ بٹھادیں تاکہ میں اس کوPinpoint کروں کہ یہ یہ جو لوگ ہیں، یہ اسی زکواۃ کمیٹی سے تعلق نہیں رکھتے اور یہ دوسری جگہوں میں رہتے ہیں اور اسی کمیٹی کا زکواۃ کا جو حصہ ہے، ان کو دیا گیا ہے۔ تو میری درخواست ہے کہ اگر منسٹر صاحب اس کو مناسب سمجھتے ہیں اور جو ان کا Responsible Officer ہو، وہ اس کوDepute کر کے میرے ساتھ بٹھادیں تو میں ڈیٹیل اس کو دے دونگا۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: سپیکر صاحب، زما پرے هم سپلیمنٹری کوئسچن دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر، میں تو سمجھا ہوں کہ جب ایک وارڈ ہوتا ہے، اس کیلئے ایک کمیٹی ہوتی ہے اور پھر اگر اس میں گنجائش زیادہ ہو تو وارڈ کو تبدیل کیا جاتا ہے کمیٹی دو نہیں ہوتیں، یعنی پہلے ایسا ہے کہ دس گاؤں پر مشتمل، جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ چاہونگا-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ستارہ آیاز صاحبہ پلیز۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ چاہونگا، دس گاؤں پر مشتمل ایک کمیٹی ہے تو اس کیلئے ایک کمیٹی تجویز کی جاتی ہے لیکن جب یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں لوگ زیادہ ہیں تو پھر وارڈز زیادہ ہوتے ہیں، کمیٹی دو نہیں بنتیں وارڈز دو بن جاتے ہیں۔ پھر ہر ایک وارڈ کیلئے الگ الگ کمیٹی بنتی ہے۔ میرا تو جناب منسٹر صاحب سے سوال یہ ہوگا کہ کیا یہ جائز ہے کہ ایک وارڈ کیلئے دو کمیٹیاں بنائیں اور ایک کو کہا جائے کہ کمیٹی نمبر ایک اور دوسرے کو کہا جائے کمیٹی نمبر دو، جو دو نمبر کی کمیٹی ہے وہ تو غیر قانونی ہے، جب وہ زکواۃ تقسیم کرے گی تو وہ زکواۃ غیر قانونی تقسیم ہوگی، تو اس کی Recovery کس طرح ہوگی؟ میری تو یہ خواہش ہے کہ اگر کمیٹی کو ریفر کیا جائے، اگرچہ عبدالاکبر خان نے یہ تجویز نہیں دی لیکن معاملہ اہم ہے تو میری درخواست ہوگی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جاوید ترکئی صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: زما یو ضمنی سوال دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے بعد، جاوید ترکئی کے بعد پلیز۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: سپیکر صاحب، یو خو زه دا تپوس کوم چه د زکواة د مستحقینو د پاره Criteria څه ده جی؟ دا Verbal دوئ زکواة ورکوی که د دے څه Proper proof هم وی جی؟ اکثر په دے ملک کښے ډیر زیات Complaints وی چه زکواة مستحقینوته نه ملاویږی او زما بل سوال دا دے چه هر یو ډسټرکټ زکواة کمیټئ والا ریکارډ په دے طریقه باندے ساتی، دا طریقه ده نو ګوره دا ښکاری هم نه جی، نو بیا دا کاغذونه خالی څه له ورکوئ جی او هر یو زکواة کمیټئ والا په دے طریقه باندے ریکارډ ساتی چه دا کومه طریقه باندے دا تاسو مونږه له راکړے دی جی۔ تهینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ حسین صاحب، پلیز۔

جناب شاه حسین خان: شکریه۔ جناب سپیکر، زما ضمنی سوال دا دے چه منسټر صاحب نه دا معلومات کوم چه دا تاسو د هر مقامی زکواة کمیټئ الیکشن کوئ که سلیکشن ئے کوئ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد علی صاحب، پلیز۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر، په چارسده ضلع کښے دا پیره د زکواة یو عجیبه تقسیم شروع شوے دے، تین کروړ روپۍ راغلے دی، هر یو یونین کونسل له ئے دس، دس لاکھ روپۍ دغه کړی دی او فارمونه ئے تقسیم کړی دی چه دیکښے نومونه اولیکئ، دس هزار، بیس هزار یو مخصوص خلقو له، د مخصوص پارټئ خلقو له، ورکرانو له، نو دا په بله ضلع کښے نشته او چارسده ضلع کښے دا خبره شروع شوے ده، فارمونه تقسیمیږی نو زه د منسټر صاحب نه دا سوال کوم چه دا د غریبو حق دے که دا د سیاسی خلقو حق دے؟ چه هغوی له دا پیسے ورکوئ، درے کروړه روپۍ چه اوسه پورے ئے چرته ورکړی نه دی، ضلع چارسدے له او هغه ئے چه ور هم کړی نو سیاسی خلقو له ئے ورکوی، دا مستحقینو له ولے نه ورکوی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب، پلیز۔

جناب محمد زرشید (وزیر زکواۃ وعشر): میں مشکور ہوں جناب عبدالاکبر خان صاحب کا، هغه زمونږ ډیر سینیئر دے او هغوی په ډیر باریک بینئ سره په دے ډیرو څیزونو باندے نظر

ساتی، د هغوی کوئسچن خو دا وو چه په پلو ډهیرئ کښے دوه کمیټیانے دی، نو په پلو ډهیرئ کښے یقیناً چه دوه کمیټیانے دی او دغه کمیټیانے چه جوړے دی نو دا د آبادئ په تناسب سره جوړے دی، چه په کوم یونین کونسل کښے آبادی زیاته وی نو هغلته کمیټئ زیاتے وی، که د یو کمیټئ آبادی وی نو یو کمیټی وی که د دوه کمیټیانو آبادی برابریږی نو دوه کمیټیانے وی او چه د هغے نه آبادی بیا زیاته وی نو درے کمیټیانے وی۔ هغلته دوه کمیټیانے دی او هغوی چه کوم لسټ غوښتے وو چه کوم مستحقینو ته زکواة ورکړے شوے دے نو د هغوی لسټ راغلے دے او دا لسټ چه کوم دے نو هغه هغوی ته مونږه Provide کړے دے، ورکړے ئے دے ورته خو د هغوی پکښے دا پوائنټ راغلو چه یره دیکښے ځنی خلق داسے دے چه هغه د پلو ډهیرئ نه یا د سپینکئ یا دغه علاقے نه بهر اوسیږی اوس، نو دغه لسټ کښے خو هغه نومونه راغلی دی چه پلو ډهیرئ کښے یا سپینکئ کښے یا په مختلف کلو کښے دا خلق اوسیږی خو عبدالاکبر خان صاحب ته به زیاته پته وی، د دوئ کلی دی او د دوئ حلقه ده نو زما ټول ډیپارټمنټ دلته کښے ناست دے، د سیکرټری نه واخله تر ایس اوز پورے ناست دی، مونږه سپیشل کمیټئ هم جوړے کړے دی، د ډپټی سیکرټری لیول کمیټئ مونږه جوړے کړی دی نو هغوی ته زه د دے ځائے نه حکم ورکوم چه هغوی د لاړ شی او خپل آډټ ټیم د هم ځان سره بوځی او د هغه ځائے لوکل سیکرټریز چه زمونږ کوم وی، هغه د هم ځان سره بوځی او دا د اوګوری چه دا په دغه Jurisdiction کښے ورکړے شوی دی نو ان شاءالله دغه۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: You are satisfied?

Mr. Abdul Akbar Khan: Yes.

جناب شاه حسین خان: دا زمونږه د دے سوالونو جوابونه خوئے رانه کړل جی، دا چه کوم مونږ اووئیل چه ټولو لوکل زکواة کمیټو کښے دوئ الیکشن کوی که سلیکشن کوی، د دے جواب د را کړی سر؟

جناب ډپټی سپیکر: جواب ورکړئ چه الیکشن کوئ که سلیکشن کوئ؟

وزیر زکواة وعشر: داسے ده چه زمونږه دا کوم آرډیننس، 1980 آرډیننس دے نو د هغے په رو سره د دے کمیټو هغه فارمیشن کیږی نو د هغے د فارمیشن د جوړولو

دا طریقه ده چه خلق راغونډ شی او په یو جماعت کښے یا په یو حجره کښے په یو عوامی ځائے کښے خلق راغونډ شی او هغه زمونږه چه کومه عمله۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب پلیز۔

وزیر زکواۃ وعشر: په ډسټرکټ کښے چه کومه عمله وی نو هغه لاړه شی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پرویز خان پلیز، انور صاحب! آپ اپنی سیٹ پر چلے جائیں پلیز، کبھی ایک جگہ پر اور کبھی دوسری جگہ پر۔ Please go ahead, please۔

وزیر زکواۃ وعشر: جناب سپیکر، هغوی لاړ شی او هغه خلقو ته اووائی چه تاسو مونږ ته ممبران راکړئ، داسے ممبران راته راکړئ چه هغه ښه شهرت والا خلق وی نو هغه خلق هغه ممبران د خپلے خپلے محلے نه یو ممبر ورکړی او چه نهه ممبران برابر کړی نو په هغے کښے بیا الیکشن اوشی او په هغے کښے چیئرمین جوړ شی نو هغه لوکل کمیټی هغلته کښے جوړه شی او په هغے کښے چیئرمین شی او وائس چیئرمین شی چه د هغوی په دستختو باندے چیک بیا رااوځی او دغه کمیټی ئے ورکوی او دغه ئے طریقه ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نو دا تا ته پته نشته چه کمیټی څنګه جوړیږی؟ دا تاسو خو مطلب دا دے چه په دویم ځل باندے ممبر راځئ نو تا ته پته نشته چه دا کمیټی څنګه جوړیږی؟

جناب شاہ حسین خان: او جی، زما د وینا مقصد دا دے کنه چه زه د خپلے حلقے خبره کوم، هغلته کښے فرض کړه که څلویښت کمیټی دی نو څلویښت کمیټو کښے په شلو باندے الیکشن شوے دے خو شل کمیټئ چه دی نو هغے کښے سلیکشن شوے دے نو دا چه کوم سلیکشن شوے دے، دا د هم لږ اووائی او طریقه کار د اوښائی، د هغه طریقے لاندے د هغے کښے هم الیکشن اوکړی، دوئ چه وائی چه د جماعت ملا به وی او د کلی مشران به وی، هغوی به کس خوښ کړی نو هغه طریقے سره د زما په حلقه کښے هم الیکشنے اوکړی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ستاسو رولز څه وائی؟ آرډیننس څه وائی، د زکواۃ مطلب رولز څه وائی؟ د رولز مطابق جی۔

وزیر زکواۃ وعشر: د رولز مطابق دا دی چه د ممبر سلیکشن کیږی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: او۔

وزیر زکواۃ وعشر: او د چیئرمین الیکشن کیږی۔ نهه ممبران سلیکټ شی، خلق ئے سلیکټ کړی، د ښه شهرت والا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک شوه۔

وزیر زکواۃ وعشر: هغوی کښینی او هغوی خپل چیئرمین جوړ کړی او هغوی کښے الیکشن اوشی۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عالمگیر خان، پلیز۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: ډیره شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ ځنګه چه شاه حسین خان هم اووئیل او مفتی صاحب هم اووئیل چه دوه کمیټئ ځنګه جوړیږی، لکه زه به د خپلے سپینے وړئ مثال درکړم، د هغے آبادی 28 لاکھ ده که په هغه 28 لاکھ کسانو کښے دوه کمیټئ جوړے شی نو پروا نشته، بل زه به دوئ له د پی ایف 6 ریکاډ راوړمه، د دوئ د حکومت، د تیر شوی او هغے کښے به دوئ ما ته چیئرمینان اوښائی چه دوئ کوم په الیکشن کړے دے؟ او چه کوم د جماعت اسلامی والا نه وو او Even۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

(شور)

جناب محمد عالمگیر خلیل: ته یو منټ، یو منټ ته کښینه، ته لږه کښینه، ته کښینه، ته کښینه، تا ته ما نه دی وئیلی، زه سپیکر ته لګیا یم، کښینه، کښینه، زه سپیکر ته لګیا یم، ځان نه کړکټئ مه جوړوه، کښینه، کښینه۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Please take your seat.

جناب محمد عالمگیر خلیل: یو منټ، چه اووایم نو بیا اووایه۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کو سن لیں پھر ہم آپ کو فلور دیتے ہیں، سن لیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: چه زه اووایم نو بیا اووایه، سپیکر صاحب چه زه خپله خبره اوکړم نو بیا د اووائی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کو سن لیں پلیز، ان کو سننے دو، میں نے فلور دیا ہے۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: مهربانی، زه درته عرض کومه-----

جناب ڈپٹی سپیکر: عالمگیر خان۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: د زکواة منسټر صاحب هم ناست دے، سټاف ئے هم ناست دے، زما د پی ایف 6 ریکارډ د رااوباسی چه څومره چیئرمینان وو د جماعت اسلامی او د جمعت علماء اسلام وو، زه به درته دا هم اوښایم چه زمونږ یو Sitting Minister کاشف اعظم، د هغه د تره څوی 35 هزار روپئ د علاج د پاره ویستے دی او په ریکارډ پرتے دی، یو سړے چه بل ته ګوته نیسی خپل ګریوان کښے د هم اوګوری، که تاسو الیکشن کړے وی، که تاسو حجرے ته تلی یئ، که تاسو جمات ته تلی یئ، تاسو خو وئیل چه مونږه به اسمبلی د مهابت خان صاحب جماعت کښے کوؤ نو د مهابت خان صاحب جماعت کښے مو څو ورځے اسمبلی کړے ده، تاسو کوم الیکشن، کومے کمیټئ تاسو په الیکشن جوړے کړے دی؟ نن لګیا یئ او زه بی بی! تا ته خواست کوم چه زما کار سپیکر صاحب سره دے، زما هغه سره کار دے تا سره نه دے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: عالمگیر خان-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب، دے ما ته وائی چه کښېنه، دے ما ته دا نشی وئیلے چه کښېنه----

(شور)

جناب محمد عالمگیر خان: ښه مے اوکړل چه اومے وئیل-----

(شور)

جناب عالمگیر خان خلیل: ما جی یو منټ، ما سپیکر صاحب ته خواست کړے وو----

جناب ڈپٹی سپیکر: عالمگیر خان۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: ما سپیکر صاحب ته خواست کړے وو او په فلور چه کله زه لګیا یم نو په خپل نمبر پاځه که ما څه وئیلی وی نو اووایه، د هغے مخالفت کښے

ته اوواېه، ما درته دا (خواست) اوکړو، زه درته يو خواست بل هم کوم چه منسټر صاحب د د کميټئ د پی ايف 6 زوړ ريکارډ هلته رااوباسی۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> اکرم خان صاحب،پلیز

<u>جناب محمد عالمگیر خلیل:</u> که جماعت اسلامی والا او جميعت علماء اسلام والا نه وو نو زه به په دے فلور استعفی ورکړم، زما په پی ايف 6 کښے يوه کميټی د اوښائی چه جماعت اسلامی او جميعت علماء اسلام والا۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ټهيک شوه، ټهيک شوه۔ شاه حسين صاحب، پليز۔

<u>جناب شاه حسین خان:</u> ډيره مهربانی۔ جناب سپيکر صاحب، مونږه د حکومتونو خبره نه ده کړے جی، زمونږ مخکښينے حکومت هم قابل احترام وو او مونږ ته دا حکومت هم قابل احترام دے، د دے عالمگير صاحب مسئله دا ده چه دے کله، لکه دے منسټر نه دے چه دے د يوے خبرے جواب راکړی، دلته کښے وولس اتلس منسټران ناست دی، د هغوی حق دے چه هغوی جواب راکړی خو د ده حق نه جوړيږی چه دے جواب راکړی۔ بل دا د ده يو عادت جوړ شوے دے چه کله مونږه پاڅو خبره کوؤ نو دے پکښے خپله خبره خامخا کوی۔ دويمه خبره دا چه لکه زمونږ يو خاتون رکن اسمبلی ده، زمونږه خور ده، دے د هغے د پاره هم داسے خبرے کوی، لکه دا چه يا حجره يا چه لکه چوک يادګاروی، دا خو که د دے په ځائے زه وے نو ما ټهيک د ده خلاف تحريک استحقاق راوړو۔ دے به پاڅی او په دے مائيک باندے به معافی غواړی ګنی دے قابل معافی نه دے جی۔۔۔۔۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> اکرم درانی صاحب،پلیز۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> محترم سپيکر صاحب، ستاسو ډيره مهربانی۔ ارباب صاحب زمونږه محترم دے، زه به يو درخواست اوکړم تاسو ته چه د سابقه ګورنمنټ د پينځه کالو د زکواة ريکارډ رااوغواړئ چه په هغے کښے اليکشن شوے دے که نه چرته بے قاعدګی ده او د دے درے کالو يا د دوه کالو د دے ګورنمنټ ريکارډ به هم رااوغواړئ، د اپوزيشن او د ګورنمنټ به

جوائنټ ممبران د دے کمیټئ به تاسو خوښ کړئ، مونږه به د دوئ احتساب او کړو که چرته په تیر ګورنمنټ کښے په زکواة کښے چرته هم غلطی شوے وی، د هغے سزا که ما ته ملاویږی، زه به ئے اخلمه او که زما د زکواة منسټر ته ملاویږی یا زما سیکرټری ته ملاویږی نو هغه به ئے اخلی او که چرته د دے ګورنمنټ مونږ ثبوت راوړو او زه به پوره د خپلے ضلعے ثبوت راوړمه (تالیاں) که چرته په یو یونین کونسل کښے الیکشن شوے وی او داسے به وی چه د دے ځائے سړے چه دے، هغه به هلته په بل یونین کونسل کښے د ایډمنسټریټر غوندے کیږی نو زما درخواست دا دے، دیکښے زما تا ته ریکویسټ دا دے چه ته به د دے هاؤس نه زمونږه نه هم ممبران واخلے د دوئ نه به هم واخلے، زمونږه به ټول ریکارډ د زکواة رااوغواړے او د دوئ به هم رااوغواړے۔ دویمه خبره دا ده چه دا ډیر معزز ایوان دے، ارباب صاحب د یو ډیر ښه خاندان سره تعلق لری، هغه ته پته ده چه د ښځے دلته په دے صوبه کښے زمونږ په کلچر کښے عزت څنګه دے، پښتانه هغے ته په کوم ادب خبره کوی؟ تر څو پورے چه ارباب صاحب دلته د نګهت بی بی نه معافی نه وی غوښتے نو مونږه اپوزیشن بائیکاټ کوؤ او مونږه په دے ایوان کښے نه کښینو۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

<u>*میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات)*:</u> جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

<u>*جناب ڈپٹی سپیکر*:</u> یو منټ۔ میاں صاحب۔

<u>*وزیر اطلاعات*:</u> زه په ډیر افسوس سره دا خبره کوم چه داسے یوه بهانه جوړول چه خپل ځان ئے صفا کړو، دا خو د یو دوه کشرانو خبره وه، درانی صاحب له په دے انداز کښے خبره پکار نه وه، پکار دا وه چه دا خبره ئے ډیره خوږه کړے وے، مشران کردار داسے ادا کوی چه مسئله حل کړی۔ که عالمګیر خبره کړے ده نو د وضاحت په بنیاد ئے کړے ده، اوس درانی صاحب تیر حکومت او اوسنی حکومت له چیلنج ورکوی چه لکه پینځه کاله بالکل د فرشتو (حکومت) وو او د دوئ حساب پکار دے۔ مونږه په دے بنیاد تر دے وخته پورے د تیر حکومت خپل نمبر وو او زمونږه خپل نمبر دے، وخت به راشی او قوم به د دے احتساب کوی،

قوم په دے خبره باندے پوهه دے چه څوک څه کردار ادا کوی، لهذا دا خبره په دومره وړه سطح، هغے ته دا سے غټ رنګ ورکول او فلور چه د چا سره نه وی او یو بنده پاځی نو هغه د اسمبلۍ د رولز خلاف ورزی ده او که نه چه یو سړے وائی کښینه نو دا خلاف ورزی ده؟ او بیا د سپیکر د کرسئ نه بار بار وئیلے کیږی چه د چا سره فلور دے نو هغه به خبره کوی او درانی صاحب خو دلته کښے وزیر اعلیٰ پاتے شوے دے، هغه خو څو څل ممبر پاتے شوے دے چه د چا سره فلور وی او د هغه د خبرے احترام نه کیږی نو صرف دا بهانه جوړول چه فلانکۍ ته د اووئیل چه کښینه او هغه دومره غټه ایشو شوه چه دے پرے بائیکاټ کوی، صرف خپلے خبرے له زور پیدا کولو د پاره د ښځے د عزت رنګ ورکول مناسب خبره نه ده، مونږه د ښځو عزت په نره باندے کوؤ (تالیاں) مونږه دا سے د ښځو د عزت په بهانه باندے د بل چا بے عزتی نه کوؤ، دومره مقدس فلور ته ګوره او د ښځے یوه خبره بهانه کول، په ښځو باندے د نور غیرت اوکړی، تعلیمونو ته د برابر کړی، دا چه کوم سکولونه ورله الوځوی نو دا د نه الوځئ، ښځو له د په معاشره کښے برابر حصه ورکړی، لکه زمونږه غوندے اوږه په اوږه د ورسره شی، (تالیاں) په هغه بنیاد مونږ ښځو له عزت ورکړے دے۔ که د نګهت بی بی په دے باندے زړه ته څه تکلیف رسیدلے وی نو زه ترے بخښنه غواړم خو دا بهانه جوړول، په دے بهانه باندے زما خپل خیال دا دے چه دومره وړه خبرے له دا رنګ ورکول د درانی صاحب غوندے غټ سړی سره نه ښائی۔ زه د درانی صاحب سره هم په معذرت دا خبره کوم، ما به دا خبره ډیره په مینه کوله خو هغه بائیکاټ په دا سے شکل اوکړو چه د دے خبرے د پاره ئے اونکړو چه احتساب اوکړئ، د دے د پاره ئے اوکړو چه دوئ ښځے ته خراب الفاظ، نو دا کښیناستل خراب الفاظ دی؟ زه خو د الفاظو په انتخاب نه پوهیږم چه که سړے د احترام په بنیاد یو بنده ته اووئیل کښینه نو دا د کوم احترام خلاف، هس د اسمبلۍ د رولز خلاف ضرور دی چه آواز به کوے خو چا مخکښے خلاف ورزی کړے وه؟ د دے فیصله پکار ده۔ که چرته هغه خلقو غلطه فیصله کړے وی، هغه پاځیدلے وی، پکاردا ده چه هغوی پخپله شریفانه طور د اسمبلۍ د دے رولز ریګولیشن د خاطره واپس راشی او خپل بائیکاټ باعزته ختم کړی ځکه چه دا

پریس والا ناست دی، دنیا هم ناسته ده، داسے حیلے بهانے په دے بنیاد باندے، دا یوه خبره، ښه ده چه بابک صاحب مے دے خبرے ته خیال راواوگرځولو چه کله په رشتیا د احترام خبره راشي نو زمونږه چه حکومت راغلو نو مونږه ښځو ته په خپله کابینه کښے نمائندگی ورکړے ده خو د دوئ پینځه کاله حکومت وو، دوئ ته ښځے یاد ے نه وے، نه ئے ورله نمائندگی ورکړے وه (تالیاں) مونږ عملاً د دے خبرے احترام کړے وو خو زه یو ځل بیا د اسمبلئ د دے ماحول د ښه کیدو د پاره که د نگهت بی بی زړه ته آزار رسیدلے وی، زه ترے بخښنه غواړم چه دا خبره دومره ده نه خو دوئ ترے اورېده کړه او درانی صاحب نه بخښنه غواړم چه د هغه د شان سره نه جوړیده خو که بیا هم زما په الفاظو خفه کیږی، زه ترے بخښنه غواړم خو اسمبلئ ته د پخپله رضاکارانه طور راشی، دا به ډیره ښه خبره وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدلاکبر خان، بشیر بلور صاحب، آپ ان کو ذرا جا کر لے آئیں، پلیز۔

Next Question, Muhtarama Noor Sahar, the honourable MPA, please your Question number?

Ms. Noor Sahar: Question No. 62.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 62 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر انتظامیہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ انتظامیہ مختلف سرکاری افسران کو گاڑیاں فراہم کرتا ہے اور ریٹائرڈ یا ملازمت سے نکالے گئے افسران سے گاڑیاں واپس لی جاتی ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ریٹائرڈ یا ملازمت سے برخاست کئے گئے کتنے افسران / اہلکاروں کے پاس سرکاری گاڑیاں تاحال موجود ہیں اور یہ کس قانون کے تحت ان کے زیر استعمال ہیں نیز رجسٹریشن نمبر A-1234 پشاور کس کے زیر استعمال ہے اور اس کو کیوں واپس نہیں کیا گیا ہے، وجوہات بتائی جائیں؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): جی ہاں۔ محکمہ ہذا مختلف سرکاری افسران کو گاڑیاں ٹرانسپورٹ کمیٹی رپورٹ 2005 میں منظور شدہ استحقاق کے مطابق فراہم کرتا ہے، جہاں تک ریٹائرڈ یا ملازمت سے نکالے گئے افسران سے گاڑیاں واپس لینے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں

عرض ہے کہ ریٹائرڈ یا ملازمت سے برخاست ہونے کی صورت میں سرکاری گاڑیاں متعلقہ اہلکاروں سے واپس لی جاتی ہیں کیونکہ اس سے متعلق ٹرانسپورٹ کمیٹی رپورٹ میں کوئی استحقاق موجود نہیں۔

(ب) جی ہاں، ریٹائرڈ یا ملازمت سے نکالے گئے افسران اور اہلکاروں کے پاس اس وقت چند سرکاری گاڑیاں موجود ہیں، محکمہ ہذا نے اس بارے میں کارروائی کرتے ہوئے ایسے تمام افسران اور اہلکاروں کو گاڑیاں واپس کرنے کیلئے نوٹسز جاری کئے ہیں، اگر معزز ایوان مناسب سمجھتا ہے تو اس بارے میں مکمل تفصیلات فراہم کی جاسکتی ہیں۔ جہاں تک گاڑی رجسٹریشن نمبر A-1234 کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ ٹرانسپورٹ پول کے ریکارڈ میں اس نمبر کی کوئی رجسٹریشن موجود نہیں تاہم پول کی ایک گاڑی چیسس نمبر NZE.120.6072867 پر ایک سابق افسر نے اس نمبر کو استعمال کیا تھا، مذکورہ افسر کو اب نوکری سے برخاست کر دیا گیا ہے اور گاڑی چیسس نمبر NZE.120.6072867 کو واپس کرنے کیلئے اس کو نوٹس جاری کیا گیا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

محترمہ نور سحر: نہیں سر، سپلیمنٹری تو نہیں ہے لیکن میں محکمے سے درخواست کرونگی کہ اسی طرح اچھی کارکردگی دکھائے تاکہ ہمیں کوئسچن کا موقع آگے نہ ملے اور ہمارا مقصد یہ ہوتا ہے کوئسچن موو کرنے کا کہ اس صوبے کی، اس عوام کی اور ڈیپارٹمنٹ کی اصلاح ہو جائے۔ اگر یہ اصلاح پر آجاتے ہیں تو ہمیں اور کچھ نہیں چاہیئے۔ آگے بھی ہم ان سے یہ امید رکھتے ہیں کہ یہ اچھی رپورٹ بھیجیں گے تاکہ ہمیں کوئسچن کرنے کا موقع نہ ہو۔

Mr. Deputy Speaker: Minister concerned, please

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): ہاں جی، یہ میرے خیال سے کافی مفصل قسم کا جواب دے دیا گیا ہے اور ایک ہی گاڑی کی بات ہو رہی ہے، اس کیلئے ہم اپنی کوشش کر رہے ہیں، نام لینا مناسب نہیں ہاؤس میں، ان شاءاللہ کوشش ہے ہماری، جلد از جلد وہ گاڑی ہم Recover کرلیں گے ان سے، تو میں گزارش کرونگا کہ یہ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ نور سحر صاحبہ، کوئسچن نمبر؟

محترمہ نور سحر: کوئسچن نمبر 65۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 65 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر انتظامیہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ تین سالوں میں محکمہ نے مختلف قسم کی گاڑیوں کی نیلامی کی ہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نیلامی کے ضمن میں افسران کواعزازیہ دیاگیاہے؛

(ج) اگر(الف)و(ب)کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i)مذکورہ گاڑیوں کی تعداد، ماڈل، نام اور قیمت فروخت کے ساتھ ساتھ خریدنے والی پارٹیوں کے نام بھی بتائے جائیں؛

(ii)مذکورہ گاڑیوں کی قیمت فروخت کا تعین کس فرم سے اور کونسے طریقہ کار کے تحت کیا گیا تھا، نیز جن گاڑیوں کی نیلامی کم بولی لگنے کی وجہ سے کینسل کی گئی ہے، ان کی تعداد بھی بتائی جائے؛

(iii) جن افسران اور اعلی حکام کو اعزازیہ دیا گیا تھا، ان کے نام اور عہدہ بتایا جائے، نیزاعزازیہ دینے کی وجوہات بھی بتائی جائیں؟

<u>جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا):</u> (الف) جی ہاں، صوبائی حکومت نے سرکاری و نیم سرکاری محکموں اور اداروں کی ناکارہ گاڑیوں کو احسن طریقے سے نمٹانے کیلئے صوبائی وزیر خزانہ کی سربراہی میں نیلام کمیٹی تشکیل دی ہے، چنانچہ محکمہ انتظامیہ اس کمیٹی کے فیصلے کی روشنی میں مختلف ناکارہ گاڑیوں کی نیلامی جولائی 2010 سے شفاف طریقے سے کر رہاہے۔

(ب) جی نہیں، صوبائی حکومت کی طرف سے افسران اور دیگر اہلکاران کو ان کی اضافی کاوشوں کے بدلے میں مروجہ قوانین کی روسے اعزازیہ دیاگیاہے۔

(i)نیلام کمیٹی جولائی 2010 سے جون 2011 تک کل 775 گاڑیوں جن میں 156 موٹر سائیکل بھی شامل ہیں، ان کی نیلامی کی ہے جس کے نتیجے میں صوبائی خزانے میں 183.492 ملین روپے جمع ہوئے ہیں۔ مذکورہ گاڑیوں کی تعداد، ماڈل، نام اور قیمت فروخت کے ساتھ خریدنے والی پارٹیوں کے ناموں کی مکمل تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

(ii) نیلامی گاڑیوں کی قیمت فروخت کا تعین GFR کے مطابق کیا جاتاہے اور جو گاڑیاں کم بولی لگنے کی وجہ سے یا کسی وضاحت کی غرض سے کینسل کر دی گئی تھیں، ان کو اگلے مرحلے کی نیلامی میں شامل کر کے نمٹادی گئی ہیں۔(تفصیل ایوان میں پیش کی گئی)۔

(iii) افسران اور دیگر اہلکاران کے نام اور عہدوں کی تفصیل نیچے دی گئی ہے۔ جہاں تک وجوہات کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ ان گاڑیوں کی نیلامی کے بارے میں ایک رپورٹ صوبائی کابینہ کو پیش

کر دی گئی تھی جس کو سراہتے ہوئے صوبائی کابینہ نے افسران اور اہلکاران کیلئے اعزازیہ کا کیس مجاز اتھارٹی کے فیصلے کیلئے پیش کرنے کو کہا، کیس پیش ہونے پر مجاز اتھارٹی نے اعزازیہ کی منظوری دی ہے، تفصیل درج ذیل ہے:

LIST OF OFFICERS/OFFICIAL WHO RECIVED HONORARIUM

No	Name of officers/ officials	Designation	Honoraria
1	Mr. M. Humayun Khan	Minister Finance	Rs. 72,000/:
2	Sahibzada Saeed Ahmad	Secretary Finance	Rs.119,869/:
3	Mr. Sajjad Khan Jadoon	Secretary Excise	103,265/-
4	Mr. Atta ur Rehman	Addl: Secy: Finance	74,953/-
5	Syed Nazzar Hussain Shah	D. Gl Excise	66,707/-
6	Mr. Sakhi Muhammad	SSP Telecom Police	71,639/-
7	Syed Fayyaz Ali Shah	Dy. Secy Admn Dept	31,400/-
8	Mr. Saeed Ullah	S.O(Transport) Admn. Dept	40,420/-
9	Haji Ehsan Elahi	S. O (Admn)	38,940/-
10	Mr. Shahzeb Durani	Caretaker(Transport)	17,120/-
11	Mr. Kifayatullah	Assistant	15,920/-
12	Mr. Khalid Hayat	Assistant	20480/-
13	Mr. Kiramatullah	Assistant	24480/-
14	Mr. Muhammad Ilyas	Assistant	20480/-
15	Mr. Fazle Raziq	Computer Operator	9950/-
16	Mr. Salahuddin	Deputy Director E&T	15100/-
17	Mr. Hafiz-u Rehman	S.O (Admn) Finance	16510/-
18	Mr. Hidayatullah	DSP Security	17250/-
19	Mr. Eid Badshah	Deputy Director E&T	15700/-
20	Mr. Amir Bahadar	Private Secatory	13580/-
21	Mr. Hamayun	Private Secatory	11520/-
22	Mr. Muhammad Yaqoob	Personal Assistant	16260/-
23	Mr. Sabir Amin	Personal Assistant	5965/-
24	Mr. Abid Hussain	Assistant	11000/-
25	Mr. Sawab Gul	Assistant	9100/-
26	Mr.. Kifayatullah	Assistant Finance	10800/-
27	Mr. Masood Khan	Steno	6215/-
28	Muhammad Fayaz	KPO	10555/-
29	Mr. Saadat	Computer Operator	6525/-
30	Mr. Fazal e Rabi	Senior Clerk	7040/-
31	Mr. Muhammad Ayaz	Junior Clerk	6190/-
32	Mr. Zafeer Gul	Junior Clerk	4860/-
33	Mr. Hamid Shah	Junior Clerk	4100/-
34	Mr. Farhan	Junior Clerk	4100/-
35	Mr. Muhammad Tahseen	Junior Clerk	5860/-
36	Mr. Raza Khan	Junior Clerk	4900/-

37	Mr. Faisal Sarwar	Junior clerk	5670/-
38	Mr. Zar Ali	Daftari	6000/-
39	Mr. Zafar Ullah	Telephone Supervisor	11760/-
40	Mr.Irshad Muhammad	Head Mechanic	6790/-
41	Mr. Ajmal Shah	Mechanic	6380/-
42	Muhammad Farooq	Electrician	6380/-
43	Mr. Umar Khitab	G/Superentandent	9340/-
44	Mr. Rafaqatullah	Driver	17320/-
45	Mr. Shir Muhammad	Driver	13080/-
46	Mr. Wazir Khan	Driver	12,7,60/-
47	Mr. Tariq	Driver	10,200/-
48	Mr. Shafaqat	Driver	8,600/-
49	Mr. Umar Jan	Driver	8470/-
50	Mr. Akhtar Ali	Driver	7900/-
51	Mr. Khurshid-ur-Rehman	Driver	7520/-
52	Muhammad roshan Khan	Driver	7105/-
53	Mr. Waris Khan	Driver	6930/-
54	Mr.Jehanzeb	Driver	7900/-
55	Mr. Mumtaz Khan	Driver	6930/-
56	Mr. Khan Afsar	Driver	6700/-
57	Mr. Ahmad Ali	Driver	5740/-
58	Mr. Haleem	Driver	6300/-
59	Mr. Safeer Ahmad	Driver	3520/-
60	Mr. Arsala Khan	Driver	8090/-
61	Mr. Sardar Ali	Driver	3400/-
62	Mr. Bostan Khan	N/ Qasid	6500/-
63	Muhammad Afzal	N/Qasid	3150
64	Mr. Javaid Khan	N/ Qasid	4435/-
65	Mr. Ghulam Farooq	N/Qasid	4335/-
66	Mr. Afzal Khan	N/Qasid	3150/-
67	Mr. Sifatullak	N/Qasid	3060/-
68	Mr. Muhammad Farhan	N/Qasid	3060/-
69	Mr. Atta Khan	N/Qasid	5935
70	Mr. Ghani Khan	N/Qasid	6500/-
71	Mr. Ijaz Khan	N/Qasid	5000/-
72	Mr. Zarif Khan	N/Qasid	3060/-
73	Mr. Janas Khan	N/Qasid	3150/-
74	Mr. Raees Khan	Cleaner	3635/-
75	Mr. Wahab Ali	Chowkidar	3535/-
76	Mr. Sher Zaman	Driver	8220/-
77	Mr. Zafar Ali	Cleaner	3735/-
78	Mr. Baidar Muhammad	Chowkidar	3235/-
79	Mr.Qambar Shah	Chowkidar	3535/-
80	Alla-ud-Din	Driver	5350/-

81	Muhammad Tahir	Driver	5710/-
82	Mr. Inam Ullah	Driver	4140/-
83	Mr. Walayat Khan	Driver	3500/-
84	Mr. Zia-ur-Rehman	Driver	3240/-
85	Mr. Manzoor Khan	Driver	7455/-
86	Mr. Aurangzeb	Driver	8090/-
87	Mr. Umar Hayat	Driver	8470/-
88	Mr. Haya Khan	Driver	8155/-
89	Mr. Abdullah	Driver	3240/-
90	Mr. Muhammad Arif	Driver	6380
91	Mr. Muhammad Aslam	Driver	5545/-
92	Mr. Aurangzeb No.2	Driver	3240/-
93	Mr. Sajawal	Waiter	6700/-
94	Mr. Somraj	Sweeper	5535/-
95	Mr. Khushdil	Driver	8470/-
96	Mr. Istidar	ASI	8190/-
97	Mr. Khalid Khan	Head Constable	7660/-
98	Mr. Juma Din	Head Constable	8090/-
99	Mr. Sher Zaman	Constable	7180/-
100	Mr. Amanullah	Constable	7820/-
101	Mr. Fazal Riaz	Constable	4300/-
102	Mr. Gohar Zaman	Constable	7660/-
103	Mr. Kifayatullah	Constable	6380/-
104	Mr. Daud Shah	Constable	7900/-
105	Mr. Sajid Ali	Constable	7020/-
106	Mr. Amjad Ali	Constable	7020/-
107	Mr. Muhammad Ejaz	Constable	6570/-
108	Mr. Abdul Hamid	Constable	6700/-
109	Mr. Yunus Khan	Constable	4900/-
110	Mr. Abid Ali	Constable	5100/-
111	Mr. Hidayat Khan	Chowkidar	4335/-
112	M. Shoaib Khan	Helper	3535/-
113	Mr. Yasir	Helper	3535/-
114	Mr. Shahid Ali	Cleaner	3535/-
115	Muhammad Ali	Helper	3535/-
116	Muhammad Khalid	Helper	3535/-
117	Mr. Sartaj	Electrician	6260/-
118	Mr. Gul Rehman	Driver	3980/-
119	Mr. Ejaz Ahmad	N/ Qasid	4335/-
120	Mr. Saif-ur-Wahab	Waiter	6700/-
121	Mr. Ashiq Khan	Cosntable	6860/-
122	Muhammad Javed	Water career	5935/-
123	Mr. Kaka	Sweeper	6035

124	Mr. Shah Faisal	N/Q	3060/-
125	Mr. Riaz Khan	Sweeper	5235/-

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?
Ms. Noor Sahar: No, Sir.
Mr. Deputy Speaker: Thank you very much. Next, Ms. Shagufta Malik Sahiba, please Question number?
Ms. Shagufta Malik: Question No. 66.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 66 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر زراعت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ زرعی یونیورسٹی میں موجودہ وائس چانسلر نے دوران ملازمت ایک مخصوص علاقے سے سینکڑوں افراد کو بھرتی کیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان بھرتیوں کیلئے کوئی اخباری اشتہار نہیں دیا گیا ہے اور نہ ہی قانونی تقاضے پورے کئے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہیں تو تمام بھرتی شدہ افراد کے مکمل کوائف یعنی مکمل پتہ، شناختی کارڈ اور ڈومیسائل کی نقول فراہم کی جائیں؟

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں۔

(i) جی نہیں، بلکہ بھرتی شدہ افراد مختلف اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں۔

(ب) یونیورسٹی میں دو قسم کے ملازمین کام کرتے ہیں (1): ایک مستقل بنیادوں پر کام کرتے ہیں۔ (2): عارضی بنیادوں پر کام کرتے ہیں اور جو ملازمین مستقل بنیادوں پر کام کرتے ہیں، ان کی بجٹ میں پوسٹیں موجود ہوتی ہیں تاہم یونیورسٹی کو کئی ایسے شعبوں میں ملازمین کے ضرورت ہوتی ہے جو بجٹ میں موجود نہیں ہوتے، لہذا یونیورسٹی کو احسن طریقے سے اپنے امور چلانے کیلئے عارضی بنیادوں پر (Contingent) بجٹ کے ذریعے کچھ تعیناتیاں کرنا پڑتی ہیں اور یہ طریقہ کار یونیورسٹی کے وجود میں آنے سے چلا رہا ہے۔ جہاں تک مستقل بنیادوں پر ملازمین کا تعلق ہے، ان کی مستقلی یونیورسٹی کے مروجہ قوانین کے مطابق ترقی و تعیناتی کمیٹی کے ذریعے کی جاتی ہے جو مندرجہ ذیل افسران پر مشتمل ہے:

پروفیسر ڈاکٹر فرحت اللہ (BPS-21)، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرب (BPS-21)، پروفیسر ڈاکٹر محمد زبیر (BPS-21)، پروفیسر ڈاکٹر جاوید اللہ (BPS-21)، رجسٹرار (BPS-20) اور ایڈیشنل ڈائریکٹر فنانس (BPS-19)۔

مذکورہ بالا کے مطابق گریڈ 16-1 تک عارضی ملازمین کو انکی سنیارٹی اور قابلیت کی بنیادوں پر مذکورہ ترقی و تعیناتی کمیٹی کے ذریعے مستقل کیا جاتا ہے۔

(ج) (تمام بھرتی شدہ افراد کے نام اور اضلاع کی تفصیل ایوان میں پیش کی گئی) یہاں پر یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ عارضی بنیادوں پر تعینات کئے گئے افراد کی اشد ضرورت مندرجہ ذیل بنیادوں پر تھی:

(1) تمام ہاسٹل میں تقریباً دو ہزار طلباء اور طالبات قیام پذیر ہیں، گزشتہ کئی سالوں سے اس میں کھانے پینے کی سہولت نہیں تھی، لہذا طلباء اور طالبات کو صاف اور سستا کھانا مہیا کرنے کیلئے میس سسٹم شروع کیا گیا، صرف اس مد میں 50 سے زیادہ بیروں اور کھانا پکانے والوں کی ضرورت تھی۔

(2) حال ہی میں مکمل ہونے والے فارن فیکلٹی اور STRC ہاسٹلوں کو چالو کیا گیا تاکہ باہر سے آنے والی فیکلٹی اور دیگر مہمانوں کی رہائش اور تواضع سستی بنیادوں پر یونیورسٹی کیمپس میں ہی کی جائے۔

(3) یونیورسٹی کی شمالی حد جو کہ تقریباً پانچ کلومیٹر لمبی اور ہمارے لئے سیکورٹی کا خطرہ ہے۔ پروفیسر محمد اجمل خان وائس چانسلر اسلامیہ کالج یونیورسٹی اسی جگہ سے اغواء ہوئے تھے، لہذا حفاظتی انتظامات کو بہتر بنانے کیلئے کافی تعداد میں چوکیداروں کو عارضی بنیادوں پر تعینات کیا گیا ہے۔

(4) سیکورٹی پوائنٹ کی تعداد میں بھی تین کا اضافہ کیا گیا اور 24 گھنٹے کی بنیاد پر اس کیلئے نو (9) چوکیداروں کی مزید ضرورت تھی۔

(5) اس کے علاوہ امیر محمد خان کیمپس مردان کو مکمل طور پر شروع کیا گیا ہے اور سپیشلائزیشن کی کلاسیں بھی شروع ہو چکی ہیں، اس کیلئے بھی ہمیں کافی سپورٹ سٹاف کی ضرورت تھی۔

(6) ہائر ایجوکیشن کمیشن کی ہدایات کے مطابق فنانشل ہیڈ آفس کھولا گیا ہے جس کے تحت جانوروں کیلئے ونڈا بنانے کیلئے فیکٹری اور دودھ پراسیس کرنے کی مشین کیلئے افراد کی ضرورت تھی۔

(7) ایک اہم پراجیکٹ جو بائیوٹیکنالوجی اور جینٹک انجینئرنگ سے متعلق ہے، پایہ تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔

(8) اس کے علاوہ مرغ بانی کا شعبہ قائم کیا گیا ہے اور پاکستان زرعی ترقیاتی کونسل کے شعبہ NARC کی یونیورسٹی کے ساتھ Affiliation جن کے امور کو چلانے کیلئے افراد کی ضرورت تھی۔

(9) جانوروں کی جنیات اور نسل کشی سے متعلق شعبہ قائم کیا گیا جس کیلئے مزید افراد کی ضرورت تھی۔

(10) امیر محمد خان کیمپس مردان کی اراضی کا قبضہ لیتے وقت ڈی سی او مردان اور دیگر اعلیٰ حکام کے کہنے پر ان لوگوں سے وعدہ کیا گیا تھا کہ زمین کا قبضہ چھوڑنے والے ہر فرد کے گھرانے کے ایک فرد کو نوکری دی

جائے گی جس کیلئے بھی بھرتیاں کرنا پڑیں۔اس بات کی وضاحت کی جانی لازمی ہے کہ اوپر دی گئیں وجوہات کی بناء پر عارضی بنیادوں پر تمام تعینات شدہ افراد کو مطلوبہ تعلیمی قابلیت وغیرہ جو متعلق پوسٹوں کیلئے ہے، ضروری ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

محترمہ شگفتہ ملک: جی سر۔ زما په دیکښے دا دوئ چه کوم دریم جز کښے ماته جواب راکړے دے چه ما ددوئ Complete List، ډومیسائل، شناختی کارډ دا ټول ډیټیل غوښتے وو خو هغه دوئ ماته نه دے راکړے نو زه تاسو ته دا ریکویسټ کوم ټول هاؤس ته چه دا د کمیټئ ته ریفر شی، په دے باندے Already د ثاقب خان کوئسچن هم شته او دا ډیر Importantدے، زه غواړم چه ډیټیل کښے په دے باندے په کمیټئ کښے خبره اوشی۔

جناب ڈپٹی سپیکر :Minister concernedتو نہیں ہیں، آپ دیں گے جواب۔حاجی ہدایت اللہ صاحب،پلیز

حاجی ہدایت اللہ خان(وزیر امور حیوانات): مهربانی جی۔ زه خو اول جی دا ریکویسټ کومه خپلے خور ته چه ارباب صاحب نشته دے، موجود نه دے نو که په دے وجه باندے دوئ دا خپل سوال لږ وروستو کړی او بل دغه کښے راشی نودا به ښه وی ځکه چه ارباب صاحب به ئے په صحیح طریقه جواب ورکړی خو بهرحال که فرض کړه دوئ دغه غواړی شناختی کارډ وغیره یا د هغوی ایډریس یا څه غواړی هغه به ورته مونږه مهیا کړو، دغه څه خبره نه ده نو په دے وجه باندے کمیټئ ته دا لیږل زه وایم چه ګنی مناسب نه دی نو که څه دوئ غواړی نو به ورته ان شاالله مونږه مهیا کړو، هر څه چه غواړی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب! زما سپلیمنټری کوئسچن دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ثاقب اللہ خان چمکنی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، وړومبے خو زه بخښنه غواړم، لږ لیټ شوم او ستاسو ډیر شکریه چه کوئسچن زما هم، سرا دے شګفته بی بی چه کوم سوالونه کړی دی Exactlyدا تقریباً Rephrase به وی خو دا سوالونه زما هم دی جی، دا سرا دوه درے سوالونه ما هم کړی وو، بی بی هم کړی وو، د ډیر

وخت نه مو کړی وو خو د دے جوابونه نه راتلل۔ بیا د دے اسمبلئ سیشن کښے هم دغه شے کال اټنشن کښے شګفتے بی بی راا وچت کړو او هغه ټول کمیټئ ته لاړل، هغه کوئسچن ډیفر شو سپیکر صاحب، د هغے تاسو د Nature معلومات کولے شئ د خپل سیکرټریټ نه سر، نو هغه ټول کمیټئ ته تلی دی نو زما خیال دے سر چه هم هغه کال اټنشن د دے کوئسچن په Base باندے وو نو زما ریکویسټ به دا وی چه دا هم د هغے ته لاړ شی نو هغه Sort outبه شی جی۔ دا سوالونه مونږ د ډیر وخت نه مخکښے کړی دی، زما هم دوه درے سوالونه، تاسو مهربانی اوکړئ لږ غوندے Delayکړئ، هغه بی بی هم کړی دی، چونکه د سوالونو جوابونه په ټائم باندے نه راتلل نو کال اټنشن بی بی Introduceکړے وو جی او هغه د اسمبلئ کمیټئ ته تلے دے جی، زما ریکویسټ به دا وی چه دا هم دے کمیټیانو ته لاړ شی۔ هم هغه شے دے جی، مخکښے تلے دے۔ ډیره مهربانی۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 66 may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; the Question is referred to Committee concerned with further direction that the meeting of the Committee may be called in the next week positively. Next Question, Mohtarma Shagufta Malik Sahiba, please Question number?

محترمہ شگفتہ ملک: سوال نمبر67۔

* 67 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیاوزیرزراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ زرعی یونیورسٹی میں سال 2011 میں کلاس فورافراد کی بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) آیامذکورہ افراد کی بھرتی کیلئے کوئی اخباری اشتہار دیا گیا تھا، اگر نہیں تو بھرتی کا طریقہ کار کیا ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو تمام بھرتی شدہ افراد کے کوائف یعنی مکمل پتہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): (الف) جی یہ درست ہے کہ 2011 میں زرعی یونیورسٹی میں کلاس فورافراد کی بھرتیاں کی گئی ہیں۔

(ب) یونیورسٹی میں دو قسم کے ملازمین کام کرتے ہیں (i) ایک مستقل بنیادوں پر کام کرتے ہیں اور (ii) عارضی بنیادوں پر کام کرتے ہیں جو ملازمین مستقل بنیادوں پر کام کرتے ہیں ان کی بجٹ میں پوسٹیں موجود ہوتی ہیں تاہم یونیورسٹی کو کئی ایسے شعبوں میں ملازمین کے ضرورت ہوتی ہے جو بجٹ میں موجود نہیں ہوتے، لہذا یونیورسٹی کو احسن طریقے سے اپنے امور چلانے کیلئے عارضی بنیادوں پر Contingent budget کے ذریعے کچھ تعیناتیاں کرنا پڑتی ہیں اور یہ طریقہ کار یونیورسٹی کے وجود میں آنے سے چلا آ رہا ہے۔ جہاں تک مستقل بنیادوں پر ملازمین کا تعلق ہے تو ان کی مستقلی یونیورسٹی کے مروجہ قوانین کے مطابق ترقی و تعیناتی کمیٹی کے ذریعے کی جاتی ہے جو مندرجہ ذیل افسران پر مشتمل ہے: پروفیسر ڈاکٹر فرحت اللہ (BPS-21)، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرب (BPS-21)، پروفیسر ڈاکٹر محمد زبیر (BPS-21)، پروفیسر ڈاکٹر جاوید اللہ (BPS-21)، رجسٹرار (BPS-20)، ایڈیشنل ڈائریکٹر فنانس (BPS-19)۔

مذکورہ بالا کے مطابق گریڈ 16-1 تک عارضی ملازمین کو انکی سنیارٹی اور قابلیت کی بنیادوں پر مذکورہ ترقی و تعیناتی کمیٹی کے ذریعے مستقل کیا جاتا ہے۔

(ج) (تمام بھرتی شدہ افراد کے نام اور اضلاع کی تفصیل ایوان میں پیش کی گئی) یہاں پر یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ عارضی بنیادوں پر تعینات کئے گئے افراد کی اشد ضرورت مندرجہ ذیل بنیادوں پر تھی:

(1) تمام ہاسٹل میں تقریباً دو ہزار طلباء اور طالبات قیام پذیر ہیں، گزشتہ کئی سالوں سے اس میں کھانے پینے کی سہولت نہیں تھی، لہذا طلبا اور طالبات کو صاف اور سستا کھانا مہیا کرنے کیلئے میس سسٹم شروع کیا گیا، صرف اس مد میں 50 سے زیادہ بیروں اور کھانا پکانے والوں کی ضرورت تھی۔

(2) حال ہی میں مکمل ہونے والے فارن فیکلٹی اور STRC ہاسٹلوں کو چالو کیا گیا تاکہ باہر سے آنے والی فیکلٹی اور دیگر مہمانوں کی رہائش اور تواضع سستی بنیادوں پر یونیورسٹی کیمپس میں ہی کی جائے۔

(3) یونیورسٹی کی شمالی حد جو کہ تقریباً 5 کلو میٹر لمبی اور ہمارے لئے سیکورٹی کا خطرہ ہے۔ پروفیسر محمد اجمل خان وائس چانسلر اسلامیہ کالج یونیورسٹی اسی جگہ سے اغواء ہوئے تھے، لہذا حفاظتی انتظامات کو بہتر بنانے کیلئے کافی تعداد میں چوکیداروں کو عارضی بنیادوں پر تعینات کیا گیا ہے۔

(4) سیکورٹی پوائنٹ کی تعداد میں بھی تین کا اضافہ کیا گیا اور 24 گھنٹے کی بنیاد پر اس کیلئے نو (9) چوکیداروں کی مزید ضرورت تھی۔

(5)اس کے علاوہ امیر محمد خان کیمپس مردان کو مکمل طور پر شروع کیا گیا ہے اور سپیشلائزیشن کی کلاسیں بھی شروع ہو چکی ہیں، اس کیلئے بھی ہمیں کافی سپورٹ سٹاف کی ضرورت تھی۔

(6) ہائر ایجوکیشن کمیشن کی ہدایات کے مطابق فائنشل ہیڈآفس کھولا گیا ہے جس کے تحت جانوروں کیلئے ونڈا بنانے کیلئے فیکٹری اور دودھ پراسیس کرنے کی مشین کیلئے افراد کی ضرورت تھی۔

(7)ایک اہم پراجیکٹ جو بائیوٹیکنالوجی اور جینٹک انجینئرنگ سے متعلق ہے، پایہ تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔

(8)اس کے علاوہ مرغ بانی کا شعبہ قائم کیا گیا ہے اور پاکستان زرعی ترقیاتی کونسل کے شعبہ NARC کی یونیورسٹی کے ساتھ Affiliation جن کے امور کو چلانے کیلئے افراد کی ضرورت تھی۔

(9) جانوروں کی جنیات اور نسل کشی سے متعلق شعبہ قائم کیا گیا جس کیلئے مزید افراد کی ضرورت تھی۔

(10)امیر محمد خان کیمپس مردان کی اراضی کا قبضہ لیتے وقت ڈی سی او مردان اور دیگر اعلیٰ حکام کے کہنے پر ان لوگوں سے وعدہ کیا گیا تھا کہ زمین کا قبضہ چھوڑنے والے ہر فرد کے گھرانے کے ایک فرد کو نوکری دی جائے گی جس کیلئے بھی بھرتیاں کرنا پڑیں۔اس بات کی وضاحت کی جانی لازمی ہے کہ اوپر دی گئیں وجوہات کی بناء پر عارضی بنیادوں پر تمام تعینات شدہ افراد کو مطلوبہ تعلیمی قابلیت وغیرہ جو متعلق پوسٹوں کیلئے ہے، ضروری ہے۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: سر، دا هم هغه کوئسچن دے چه کوم اپوائنتمنتس شوی دی په کلاس فور کښے او دیکښے هم هغه خبره ده چه دیکښے دوئ چه کوم لسټ راکړے دے نو دا 70کسان دی او زما سره چه کوم ما کال اټنشن کښے دوئ ته ورکړے وو، 312کسان په کلاس فور کښے دوئ د مختلف دغه نه اغستی دی نو دا هم هغه کال اټنشن والا دغه دے، زه به بیا دا خواست کوم چه دا د هم کمیټئ ته ریفر شی۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Is it the desire of the House that the Question No. 67 may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it; this Question is also referred to Committee concerned. Now Mr. Saqibullah Khan, please your Question number?

<u>Mr. Saqibullah Khan Chamkani:</u> Question No. 1.

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Yes.

* 1 _ <u>Mr. Saqibullah Khan Chamkani:</u> Will the Minister for Agriculture, Khyber Pakhtunkhwa be pleased to illustrate that:
(A) Is it true that the Registrar, Agricultural University, Peshawar invited CVs from the Professors (BPS-21) for promotion as meritorious Professors (BPS-22) through a letter issued on 25-02-2010 and the closing date for submission of CVs was 31-03-2010;
(B) Is it true that after a lapse of almost 08 months, the promotion case for respective posts has not been finalized so far, and even meeting of the Selection Board not convened;
(C) If the reply to para (A) & (B) are in affirmative then what is justification for this abnormal delay in finalizing the promotion case and when the quarter concerned is holding meeting of the Selection Board?

<u>Minister for Agriculture (Answered by Minister for Livestock)</u>: Yes, as provided under Section 6 (i) of the University Meritorious Professors (BPS-21/22) Statutes 2000, with the approval of competent authority the Registrar invited applications from all Professors vide No. 255/Merit: prof/AUP, dated 25-02-2010. The last date for receipt of applications was 31-03-2010.
(B)&(C) In this regard meeting of the Selection Board was convened on 22-01-2011 and 22-04-2011. Findings of the Selection Board were placed before the 81st meeting of the Syndicate, held on 23-04-2011. In light of the Syndicate decision, the Higher Education Commission (HEC) and Establishment Department have been requested for certain clarification. The same has been received now and will be presented in the coming Syndicate meeting.

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Any supplementary question, please.

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> یس سر۔ سر، دا اوگورئ جی، د دوئ په (A) کښې تاسو اوګورئ سر، جواب ئې را کړې دې، د justification (B) & (C) کښې دوئ ليکلی چه يره: "In this regard meeting of the Selection Board was convened on 22-01-2011 and 22-04-2011. Findings of the Selection Board were placed before the 81st meeting of the Syndicate, held on 23-04-2011. In light of the Syndicate decision, the Higher Education Commission (HEC) and Establishment Department have been requested for certain clarification. The same has been received now and will be presented in the coming Syndicate meeting."

سر، چه کوم سوال مونږ کړے ووکنه، مونږ وئیل چه په دے پروموشنز کښے Delay کیږی لګیا دے او دا Delay د ختم شی چه خلقو ته خپل حق ملاؤ شی جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> پلیز عالمگیر خان، پلیز۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> نو په دیکښے سر تاثر خودا ورکوی لګیا دے ډیپارټمنټ چه مونږه بس کار ختم کړے دے خو سر چه کوم شے په2010 کښے -25-02 2010نه دوئ شروع کړے دے او 31/03باندے هغه کړے دے تر نن ورځے پورے د هغے دومره Delay نه پس هم هغه پروموشن Finalizeشوے نه دے جی، اوس هم څه نه څه دغه دے، اوس وائی چه هائر ایجوکیشن کمیشن، وړومبے خو سر نن سبا د هائر ایجوکیشن کمیشن زمونږ سره کار څه دے؟ استبلشمنټ ډیپارټمنټ دے، د هغوی سره بالکل زمونږ دغه هم شته دے خو تر نن ورځے پورے سر په دوه کاله کښے 31-03-2010نه واخله سر تر نن ورځے پورے یونیم دوه کاله کښے هغه Reservationsهم نه ختمیږی نو زما خیال دا دے سر۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آوٹ ختم کرکے ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Welcome back

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> نو سر زما خیال دے چه په یونیم کال کښے چه ډیپارټمنټ یو دوه Reservationsنه شی ختمولے نو په دیکښے خو Inefficiency involve ده۔ سر، زما ریکویسټ دا دے چه دا د کمیټی اوګوری چه دا ولے دا سے کار دے، تاسو د 31/03نه واخله تر نن ورځے پورے پروموشنز Finalizeکولے نه شئ بهانه ورکښے دا کوئ چه هائر ایجوکیشن چه چا سره زمونږه تعلق نشته هغه دغه نه کوی، سر زما ریکوسټ به دا وی چه۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ستاسو دا مطلب دے چه تاسو اوګورئ Reply received on 16-09-2011، دوئ دا لیکی چه یره مونږه 25-02-2010 باندے Applications غوښتی وو او 31-03-2010 پورے Last date وو، تر اوسه پورے مطلب دا دے دوئ هیڅ پراګریس نه دے کړے۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: سر، دا داسے دہ جی چہ دا اوکړو چہ اتہ میاشتے شوے، اوس یو نیم کال اوشو جی، One and a half year، تر نن ورخ پورے دا کار نہ دے شوے سر۔
<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: اوس تاسو څہ وئیل غواړی جی؟
<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: سر، زہ وایم دا کمیټی تہ، دا خو چہ د چا کار دے سر، They are not capable enough to do their job، زہ وایم چہ دا کمیټئ تہ حوالہ کړئ او تپوس خو اوکړئ، یو نیم کال کښے تاسو ولے یو Simple غوندے کار نہ شئ کولے؟
<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Mr. Hidayatullah Sahib, honourable Minister, please.
<u>حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر امور حیوانات)</u>: مهربانی صاحب۔ دا سر، داسے خبرہ دہ چہ دا پہ 22-01-2011 باندے د دے سلیکشن بورډ Recommendation کړے دے او بیا پہ 22-04 باندے د دے دغہ کمپلیټ شوی دی، سنډیکیټ میټنگ چہ دے جی، دا پہ 23-04-2011 باندے بیا راوغوښتے شوے دے او پہ دیکښے ممبرز چہ دی نو هغہ دوئ چہ یادوی نو هائر ایجوکیشن کمیشن چہ کوم دے، هغہ هم پہ دیکښے یو ممبر دے او سیکرټری ایگریکلچر دے پکښے او بیا سیکرټری فنانس دے ،اسټیبلشمنټ دے۔ دے نہ علاوہ چہ دے نور هم ممبران تقریباً پندرہ سولہ کسان دی۔ پہ هغہ وخت کښے د هائر ایجوکیشن د طرف نہ چہ کوم دغہ راغلی وو، هغہ Incomplete وو نو د هغے پہ وجہ باندے هغوی تہ واپس لیږلی دی چہ یرہ هغوی یو ریکوسټ کړے وو چہ د دے د Clarification ضرورت دے۔ پہ دے وجہ باندے هغوی ټائم غوښتلے وو۔ هغہ ټائم چہ دے نو هغوی تہ ورکړے شوے وو او HEC او اسټیبلشمنټ پہ دے باندے بیا مزید هم چہ دے نو بلہ پیرہ باندے بیا پہ هغے باندے Comments غوښتلی وو نو هغہ بیا هم هغوی تہ لیږلی شوی دی۔ بهرحال اوس تقریباً هغہ مرحلہ پورہ شوے دہ، کمپلیټ شوے دہ جی۔ اوس انشاء اللّٰہ زر تر زرہ بہ پہ هغے باندے مونږہ دا وایو چہ کارروائی اوشی۔ پہ دے وجہ باندے دا لیږل، یو دغہ تہ لیږل دا دی چہ هغہ پہ نور هم Delay شی نو پہ دے

وجه باندے دا وایو چه یره دا کمپلیټ شوے ده هغه مرحله نو پکار دا دے چه اوس هغے ته مونږه واپس۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: څومره ټائم کښے به Finalize کوئ ؟

وزیر امورحیوانات: دا به جی تقریباً یو لس ورځو کښے کمپلیټ شی۔

Mr. Deputy Speaker: Is any representative present here,
سیکرټری یا څوک شته دے ؟

Minister for Livestock: Within ten days, insha Allah.

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو څه وایئ ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: خبره داسے ده جی چه یو خو کمیټئ ته چه سوال ځی په هغے باندے هیڅ Bar نشته دے چه Delay به کیږی، دے وجه نه چه کمیټئ ته سوال لاړو، دوئ د سبا اوکړی، دوئ د بله ورځ راشی، کمیټئ ته د اووائی چه مونږ تاسو ته کوم وئیلی وو، مونږ پروموشنز اوکړل، ختمه خبره سر۔ مونږ چه دوئ ته کوم ټاسک ورکړو خو سر زمونږه کوئسچن چه دے کنه هغه په دے باندے نه دے چه یره دا به دوئ نن کوی که سبا کوی، مونږه وایو چه دا د پروموشنز ځایونه دی، تاسو په یو نیم کال کښے په یو وجه یا بله وجه دا پروموشنز اونکړل، دا اخر میټنګ که وی هم، میټنګ د سنډیکیټ، دا کسان جی په یو نیم کال پس به میټنګ کوی جی، دوه کاله پس به کوی جی، نو بالکل هدایت الله حاجی صاحب زما مشر ورور دے که دوئ دا وائی چه زه دا واپس واخلم، زه به ئے سل ځله واخلم خو دا ده چه ایشورنس به راکوی چه په لس ورځو کښے به دا اوشی او سر، دا تاسو ته زه وایم په کمیټی کښے ، تاسو ما نه زیات پوهیږئ، که دا سوال کمیټئ ته لاړو نو د دوئ پروموشن، دوئ باندے څه Ban راځی چه تاسو پروموشن مه کوی؟ که Ban پرے راځی خو بیا ټهیک ده زه Withdraw کوم خو چه Ban پرے نه راځی نو بیا د اوکړی، مونږ ته به اووائی چه مونږ پروموټ کړل، دغه د اوکړی جی په لاس د اولیکی چه دا پروموټ شو، زمونږه میټنګ چه راځی هغے کښے هم ټائم لګی، هغه به مونږه بیا د کمیټئ نه Withdraw کړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حاجی ہدایت اللہ صاحب،پلیز۔

وزیرامور حیوانات: مهربانی سر۔ زه خپل ورور ته دا وایم چه په ګړه مری نو زهر ته ئے څه ضرورت دے ؟ هسے ټائم هم مه ضائع کوه او دومره وخت به تیریږی، دا د سنډیکیټ باقاعده میټنګ هغوی راغوښتے دے او کار کیږی، نو چه کیږی نو ولے دومره طول، او که ستا خامخا پکښے شوق وی نو بس ټهیک ده، ا وئے لیږه، زما خو څه دغه پرے نشته، که خامخا ته وایئے چه اوئے لیږه۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! دوئ زمونږ ورور دے او دوئ د په ګړه اووژنی، زهر نه ورکوم جی خو لس ورځے سر، تاسو ته ریکوسټ دا دے چه لس ورځے پس ما ته دا موقع ضرور راکړئ چه لس ورځو کښے او نشو چه زه دا پوائنټ آؤټ -----

جناب ڈپٹی سپیکر: ټائم فریم تاسو ورکوئ که نه؟ حاجی صاحب! ټائم فریم، څومره ورځو کښے به دا فائنل کوئ او د هغے رپورټ به اسمبلئ ته را لیږئ؟

وزیرامور حیوانات: تاسو ته خوجی هغه ما اووئیل چه د سنډیکیټ میټنګ دے ، هغه خو مونږ هغوی ته اوس ریکویسټ کړے دے چه د لس ورځو نه مخکښے مخکښے تاسو، کیدے شی یو ورځ دوه مخکښے------

Mr. Deputy Speaker: The matter should-----

وزیرامور حیوانات: زر تر زره، د لسو ورځو نه مخکښے یعنی مطلب دا دے هغه کوشش زر تر زره، خیر دے لکه چه ثاقب وائی چه زر زر به ئے رااوغواړو جی، څومره زر کیدے شی مونږ به ئے رااوغواړو۔

Mr. Deputy Speaker: Within fifteen days, fifteen days.

وزیرامور حیوانات: ان شاء اللہ، او جی، څومره زر کیدے شی مونږ به ئے رااوغواړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پندرہ دن میں اس کو فائنل کرکے رپورٹ ان کو بھیج دیں سیکرٹریٹ کو۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ سر، زه هغے ته راځم۔

رولنگ

جناب ڈپٹی سپیکر: تمام معزز اراکین!

I would like to draw attention to rule 223, sub rule (c), which says, "Rules to be observed by Members present:-" (c) says, this is mandatory provision_ "A Member while present in the Assembly-

(c) shall not interrupt any Member", please Durrani Sahib, once again, Bashir Bilour Sahib, please; I would like to refer to rule, why are you laughing Mr.? Please, rule 223, "Rules to be observed by Members present:- A Member while present in the Assembly-

(c) shall not interrupt any Member while he is speaking, except as provided in these rules and with the permission of the Speaker."

دیکھیں، یہ معزز ایوان ہے اور آپ ہم سارے عوامی نمائندے یہاں بیٹھے ہیں۔ پہلے جب کوئسچن آ جائے اور ان کا جو سپلیمنٹری کرتے ہیں ممبران صاحبان تو Minister is responsible کہ وہ Answer دے دیں۔ اگر وہ منسٹر نہیں ہیں تو Under Constitution جو ہے، Cabinet is collectively responsible، کوئی معزز منسٹر صاحب جواب دیں گے۔ ایسے وقت میں کسی ممبر صاحب کو کھڑے ہو کر On the behalf of the Minister جواب دینا، یہ کوئی اچھی بات نہیں ہوتی ہے، اس کو Interference کہا جا سکتا ہے۔ (تالیاں) دوسری بات یہ ہے کہ اگر ایک ممبر کو میں نے فلور دیا، چیئر نے اس کو فلور دیا، ٹھیک ہے وہ جو بھی Express کر رہا ہے، کر رہا ہے، نوٹ کیا جا رہا ہے، کرسی بھی نوٹ کر رہی ہے، چیئرمین بھی نوٹ کر رہا ہے، سپیکر بھی نوٹ کر رہا ہے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ اب وہ چیئر کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کو جواب دے، دوسرے ممبر کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ Interruption کرے کیونکہ یہاں پر دیکھیں Shall not interrupt، یہاں پر Mandatory provision ہے، کوئی ممبر کسی ممبر کے کہنے میں کوئی Interruption نہیں کرے گا اور اگر کوئی بات بھی ہو تو With the permission of the Speaker۔ مہربانی کر کے یہ معزز ایوان ہے، ہم سب یہاں عوام کے نمائندے، اس قانون کا احترام ہم سب پر لازم ہے، لہذا آپ سے ریکویسٹ ہے کہ ان کو ہم کر لیں۔ درانی صاحب آپ کچھ فرما رہے تھے پلیز، آپ کچھ فرما رہے تھے، اگر آپ کہنا کچھ چاہتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: ستاسو ډیره مننه، ستاسو شکریه ادا کوم، ستاسو په دے رولنگ باندے چه کوم زمونږ نکته اعتراض وو په هغے باندے تاسو ظاهره کړه چه دا منسټر ته جواب دے او ممبر ته نه دے۔ زمونږ جی دلته کوشش دا وی چه

جوړ اوکړو جی او همیشه د جوړ خبره کوؤ۔ په دے صوبه کښے خو جی اوس حالات اسمبلئ ته راغلل، په صحافیانو باندے تشدد اوشو، اووهلے شو، د دے نه بهر او بله ورځ په مردان بورډ کښے سکریسی ته خلق ننوتل، هلته ئے لوټ مار اوکړو او ټول فائلونه ئے یوړل۔ اوس د صحافیانو نه بعد زما خیال دے Threat په هاؤس کښے ممبرانو ته شروع شو چه ته کښینه او ته پاځه۔ زما خیال دے جی دا روایات زمونږ د دے صوبے نه دی چه مونږ کله صحافیانو باندے ډزونه کوؤ، کله په لوړو باندے ئے وهو، کله مونږ ځو په بورډ کښے سکریسی کښے په زبردستئ باندے فائلونه اوړو او بیا چه دلته معزز خاتون پاڅی نو بیا جی په هغے وخت کښے زمونږ یو ممبر ورته وائی چه ته کښینه، دا خو ستا حکم دے، ته به وایئے چه کښینه، مونږ به کښینو، ته به وایئے چه پاڅه، دا ستا اختیار دے۔ مونږ ستا شکریه هم ادا کوؤ او تاسو چه کوم رولنګ ورکړو، مونږ د دے ایوان احترام ساتلو والا خلق یو، مونږ کوشش کوؤ چه د دے ایوان کارروائی په صحیح طریقه او چلیږی خو افسوس خبره دا ده چه ګورنمنټ کښے بعض خلق داسے دی چه هغه خامخا په دے ایوان کښے د تلخئ پیدا کولو کوشش کوی او زه یو ځل بیا ستاسو شکریه ادا کوم۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میاں افتخار حسین صاحب، پلیز۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات)</u>: زه د درانی صاحب مشکوریم چه هغه د خپلو خیالاتو وضاحت اوکړو۔ تاسو چه کوم رولنګ ورکړو، یقیناً چه دا سوچ جوړ نه دے او دا ټول ممبران خبر دی، پکار ده چه په دے خبره عمل کوی خو دا خبره چه ګنی صحافیان بهر اووهلے شو، دا خبره په دے بنیاد باندے کول، دے خبرے سره تړل، زه نه پوهیږم درانی صاحب خو زمونږ مشر دے او ډیر تجربه کار دے، مونږ خو چه کله سړے ماحول خوږوی، د هغے صحافیانو د پاره خو دے هاؤس متفقه طور مذمت هم کړے دے او د تفتیش د پاره خبره هم کړے ده، هاؤس خو خپل Role play کړے دے په هغے کښے، هغے کښے هم اپوزیشن هم حکومت ټولو په شریکه باندے خپل کردار ادا کړے دے۔ نن هم مونږ د دے خبرے ضرورت محسوسوؤ چه هر چا ته په دے معاشره کښے احترام پکار دے، داسے نه ده چه د یو ادارے د پاره سړے به د بلے ادارے بے عزتی کوی، پکار دا دے

چه ټول د يو بل احترام اوکړی۔ مونږ هغه ځل هم دا خبره په وضاحت سره کړے وه چه که چرته د يو ادارے چه د صحافت سره تعلق لری او هغه د يو معزز ممبر خلاف خبره کوی نو په هغے باندے به احتجاج په کوم ځائے کښے کیږی او څوک به خبره کوی؟ نو په هغه خبره يو ځل د دوئ د طرف نه هم خبر راغلے وو، زمونږ طرف نه هم راغلے وو او مونږ د ميډيا ملګرو ته وئيلے هم ده او هغوی په دے باندے اجلاس هم کړے دے او په هغے کښے نورے خبرے هم مزيد روانے دی خو د هغے نه باوجود مونږ وايو چه کوم غلط کار کیږی، هغه غلط کار دے۔ هغه که په بورډ باندے ورځی، هغه که دلته څوک غلط کار کوی، چونکه زمونږ حکومت دے نو د حکومت ذمه واری زياته جوړيږی، د اپوزيشن ورسره کمه جوړيږی۔ مونږ به په ځان زور تيروؤ، مونږ به ماحول ښه ساتو، ځکه ما اووئيل چه که د هغه خبره ټهيک ده که ټهيک نه ده، مونږ ترينه بخښنه غواړو۔ ما په دے نيت باندے وئيلی وو، ما د درانی صاحب نه هم وئيل چه زه به بخښنه غواړم، ما د نګهت بی بی نه هم وئيل چه بخښنه غواړم چه دوئ لا دلته وو هم نه، دا په دے بنياد چه د دے اسمبلئ زمونږ روايات د دے تقاضا کوی که لږ کمے بيشے راځی نو که کشران خپلو کښے هر څه وائی، زه به بيا درانی صاحب ته دا خواست کوم چه تاسو باندے بيا ډيره ذمه واری په دے ده چه مشر هم يئ، وزير اعلیٰ هم پاتے شوی يئ، د احترام په بنياد که کشران هر رنګه خبره اوکړی، هغه ځائے کيدے شی خو چه د مشرانو خبره تر مينځه راشی بيا تلخی په هغے کښے سيوا کیږی۔ که زما خپله خبره کښے دا سے کمے محسوس کړے وو هم نو ما به وئيل چه زه بخښنه غواړم، اوس هم زه وايم چه کومه درانی صاحب اشاره اوکړه نو د هغے د پاره تاسو رولنګ ورکړو چه هغه غلط کار شوے دے۔ کومے ته چه مونږه اشاره اوکړه، تاسو رولنګ ورکړو چه هغه غلط شوے، لهذا سکور برابر دے، ماحول ټهيک دے، د هغے نه باوجود مونږ د دوئ شکريه ادا کوؤ چه زمونږ د مشرانو ئے او منل او خپل بائيکاټ ئے ختم کړو او دلته راغلل۔ ډيره مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ډيره مننه۔ ثاقب الله خان، پليز کوئسچن؟

قائد حزب اختلاف: جناب سپيکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: بس کوئسچنز آور دے۔

قائد حزب اختلاف: که لږ ټائم را کوئ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اکرم خان درانی صاحب، پلیز۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب! مونږ خو دے حد پورے دلته خبره اوکړله او یقیناً مذمت مو کړے دے، میاں صاحب ته پکار وو چه اوس ئے دا جواب کړے وے چه صحافیان چا وهلی وو، نامے ئے څه دی؟ او دا خو زمونږ د پاره د شرم خبره ده چه د قومی اسمبلئ او د سینټ نه بهر صحافیان ودریږی او وفاقی حکومت د آئی ایس آئی، د آئی بی، د پولیس او د دے یو ټیم جوړوی۔ ولے زمونږ حکومت د څه دے چه دوئ دومره معمولی واقعه کښے هم انکوائری سر ته نشی رسولے؟ میاں صاحب ته پکار وو چه دلته ئے نن دا جواب ما ته را کړے وے چه دا سړے ملزم وو، دا مونږ نیولے دے، دغه Arrest دے او په بوږه کښے چه چا کړی دی، هغه کسان هم پکار وو چه اوس Arrest شوے وے، دا ادارے به جی تباه شی که چرته صحافیان دلته نه راځی، ما مخکښے هم وئیلی وو، پکار دا ده چه اوسه پورے صوبائی گورنمنټ هغه خلق نیولے وے چه چا دا واقعه کړے ده او دے ایوان ته ئے وئیلے وے چه چونکه دا زمونږ ذمه داری ده۔۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: زه یو ځل بیا ډیر په معذرت سره وایم د درانی صاحب ستائل دا سے دے لکه چه هغوی غواړی چه مونږ څه اووایو۔ زه یو رنگ خبره کومه، دے بل رنگ، د دومره احترام نه باوجود۔۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: د دے جواب د را کړی چه صحافیان چا وهلی دی؟

وزیر اطلاعات: زه د رکوم جواب، درکوم درانی صاحب! خو زه بار بار وایم چه مشر یئ د کشرانو غوندے، زه خو وایم کنه او کنه لږ، دا سے ده جی چه که دا خبره وی چه زه وایمه چه دا واقعه شوے ده، ایف آئی آر درج دے، دا څنگه خبره ده چه هسے هره خبره به دا سے وی چه څنگه دوئ غواړی سپینیږی به، که دا وړوند ایف آئی آر وی او په وړوند ایف آئی آر چه کوم سړی د ورځے وهل خوړلی دی، هغه سړے نه پیژنی، ولے نه پیژنی؟ دا سوال خو درانی صاحب نشی کولے خو دا

کولے شی چه پته ئے نه لگی، د وړوند ایف آئی آر چه ډیر هم کوشش اوکړے، چه چرته هم گوتو له راغلو نو دے درانی صاحب له به ئے راولمه، که دوئ ورسره هر څه کولے شی خیر دے دوئ ته به اجازت وی خو مونږ اخر څه چل اوکړو چه وړوند ایف آئی آر دے؟ په هغے کښے پولیس لگیا دے، پوائنټ آؤټ کړی ئے ځوک نه دی۔ داسے به په دے پاکستان کښے څومره ایف آئی آرز درج وی، د دوئ په وخت کښے به څومره درج وی؟ دلته کښے دومره غټ غټ کیسونه شوی دی، سابقه وزیر اعلیٰ او گورنران دلته کښے وژلے شوی دی، د هغوی چه کوم دے نو پته نه ده لگیدلے، دلته غټ غټ کیسونه شوی دی، د هغے پته نه ده لگیدلے۔ د لیاقت علی خان به د سر نه حساب اوکړو چه ولے ئے پته نه لگی، داسے به حساب کړو، د ډاکټر خان صاحب به تپوس اوکړو چه ولے ئے پته نه لگی؟ دا چه دوئ کومه خبره کوی، داسے لکه چه پاکستان کښے بیخی نوے ده او مونږ پرے عمل نه دے کړے، داسے ده چه مونږ به پرے عمل کوؤ، د صحافیانو دپاره وائی په سینټ کښے جوړ شوے دے، زه ډیر افسوس سره درانی صاحب ته وایم، د دوئ معلومات خو ډیر زیات دی او دا خبره هم ډیره سیوا ده، د آئی ایس آئی یو سړے او د بل سړے، دا چه چا کړی وو او څنگه ئے کړی وو او په کوم زور ئے کړی وو، مونږ هم حکومت کښے ناست یو، گنی دے ته به ډیر خلق زور نه وینی، مونږ زور وینو، مونږ چه د ایماندارئ په بنیاد ولاړ یو، خلقو یرولو چه د فلانکئ ادارے نه به سړے وی، د فلانکئ ادارے نه به سړے وی، مونږ به ډیکٹیشن منو؟ مونږ د چا هم ډیکٹیشن نه منو، مونږ ټهیک په ایماندارئ کار کوؤ او د یو خدائے نه سیوا بل په زمکه د چا نه یریږو نه، که غل پیدا شولو نو غل له به سزا ورکړو گنی نو په حیلو بهانو نه یریږو۔ د سینټ نه چه خبره راځی، په بنیاد به راځی منو ئے، چه د قومی اسمبلئ نه خبره راځی نو په بنیاد به راځی، منو ئے۔ که د بره نه کمیټی جوړیږی او زما صوبه بائی پاس کیږی، زما په دے صوبه کښے چه کوم کارونه کیږی، زه د هغے ذمه وار یم، زما نه چه کوم دے تپوس کوی خو کمیټی به هغه ځائے جوړیږی او درانی صاحب به هغے ته خوشحالیږی او آئی ایس آئی به پکښے وی نو دوئ به ورته خوشحالیږی۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: مونږ دے خبرے ته جواب ورکړے دے ، د هغوی جواب راغلے ، مونږ جواب ورکړے دے او زه بیا وایمه چه په دیکښے به یو نوے صورتحال راشی، درانی صاحب به بیا وائی چه دا څه چل اوشو؟ نو لهذا د دے خبرے چه هغه بے ځایه ځائے په هغه خبره زور ورکوی، مونږ د صحافیانو احترام کړے دے ، احترام ئے کوؤ او تر قیامته پورے به ئے کوؤ او یوائے د صحافیانو نه، په دے معاشره کښے په نومے سړے چه کوم دے ، د هغه مونږ احترام کوؤ، د ادارے حترام کوؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ډیره مننه، ډیره مهربانی۔ ثاقب اللہ خان۔

No further discussion, no need of further discussion; I say this is Question's Hour, please (Applause) Saqibullah Khan, please.

* 20 _ Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Will the Minister for Agriculture be pleased to state that:

(a) During the last one year how many applications from Grade 1 to 16 were made by the Agriculture University Peshawar;

(b) What was the mode of said appointments;

(c) Whether such posts were advertised in the news papers or not;

(d) If answer of part (c) is in negative then what provision of the concerned Law, Statutes, Rules or Regulations of the University empowered the competent authority to make such appointments, give details?

Minister for Agriculture (Answered by Minister for Livestock): There are two main categories of employees working in the University. These include regular employees and contingent paid staff. The regular employees are those for whom posts are budgeted in the financial system, however, University needs to cater a number of functions which are essential but have no budgetary posts. For such function, with due justification from concerned heads of the department, staff is temporarily hired on six monthly basis from contingent budget. This practice is in vogue since the very inception of the University.

As far as appointment of regular staff is concerned, since more than decade it is done through Departmental Promotion &

Appointment Committee. The current composition of Departmental Promotion and Appointment Committee is as under:

1	Prof. Dr. Farhatullah (BS-21)	Member
2	Prof. Dr. Abdur Rab (BS- 21)	Member
3	Prof. Dr. M. Zubair (BS-21)	Member
4	Prof. Dr. Javidullah (BS-21)	Member
5	Addl. Director Finance (BS-19)	Member
6	Registrar (BS-20)	Member

As stated above, since then the regular appointment of grade 1-16 employees are made from amongst the contingent employees on their seniority cum fitness basis by the aforementioned Departmental Promotion & Appointment Committee (DPAC).

The summarized detail of the appointment of Grade 1-16 employees made during one year tenure of the present Vice Chancellor is as under:

Category	Regular	Casual Paid Labor	Total
Class-III (BS-05 and above	18	52	70
Class-IV (BS 01 to BS-04)	05	65	70
Total	23	117	140

Region wise detail of the above table is as under:

1	Total from Peshawar? Mardan Region	99
2	Total from southern Region	41
	Grand Total	140

Of the above 140 Class-III and Class IV staff (both categories) 19 number of staff are the wards of the University retired or serving employees.

Here it is pertinent to mention that on account of the following factors the hiring was needed. Each hiring was done on justification / recommendation of concerned Head of Department.

(a) All University hostels which accommodate around 2000 male and female students, its Mess System was closed for the last two decades, have been functionalized and the students are provided quality foods on economical rates. Only on this account more than 50 Bearer / cooks were required to keep hostels functional.

(b) Newly constructed Foreign Faculty Hostel, STRC Hostel and Staff Hostels have been made operational. As economy measurement, to minimize the expenditures and to discourage offering luncheon to the delegations / outside the campus, it is now

arranged in the Foreign Faculty Hostel which is much economical compared to commercial restaurants.

(c) The University northern boundary which is spread over about 05 kilometer and is exposed to external security threats. Prof. Muhammad Ajmal Khan, Vice Chancellor, Islamia College University has also been kidnapped from the same vicinity. To strengthen the security over there, a reasonable number of Class-IV (Chowkidars) have been appointed on contingent basis.

(d) Security points increased by three and each point requires 03 Chowkidars on eight-hour's duty basis round the clock which necessitated 09 Chowkidars.

(e) In addition, Amir Muhammad Khan Campus Mardan has been fully made functional and specialization classes started this year. Therefore, support staff has been appointed accordingly.

(f) Strengthening of Institute of Biotechnology & Genetic Engineering (SIBGE) Project is about to complete.

(g) In addition, on instruction of HEC Financial Aid Offices (HEC, FAD), consists of Feed Milk, Milk Parlor has been established.

(h)Feed Mill, Milk Parlor, Strengthening of Poultry Science and Affiliation of PIASA, National Agriculture Research Council (NARC), Pakistan Agriculture Research Council (PARC) with the University have been operationalazed, which needed support staff for meeting the needs on this account.

(i) Animal Breeding & Genetics, a new department has been initiated. It is worth mentioning that the staff so hired is purely on contingent basis and is not on regular establishment. However, all this category of staff possesses the requisite academic qualification obligatory as per rules as well as professional proficiency, whenever required.

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر صاحب سر ، که تاسو اجازت راکوئ نو دا 20th او 21st سر یو سوالونه دی جی او ما مختلف ټائم کښے ورکړی وو او جوابونه ئے په یو ټائم راغلی دی۔ سر ، دا هم هغه کوئسچنز دی چه شګفته بی بی هم کړی دی ، دوئ ته هم هغه Replies دی جی۔ سر ، دیکښے بیا زما ریکویسټ دا دے چه چونکه هغه مخکښے تلی دی نو دا هم هغه کمیټئ کښے ورکړئ، په دیکښے داسے ډیر شیزونه دی سر ، لکه اوس دیکښے اوګورئ مونږ ورته وئیلی

دی چه ډیټیل را کړئ سر، تاسو په کوئسچن کښے (d) پړهاو کړئ، اخرینے Give details، دوئ ډیټیلز نه دی را کړی۔ بیا سر دلته تاسو اوګورئ دوئ دا وئیلی دی چه مونږه 140 کسان ټوټل کلاس فور، کلاس تهری بهرتی کړی دی، په هغے کښے جی هم تاسو کمیټئ ته دا سوالونه ورکړی دی خو دیکښے که تاسو اوګورئ چه مونږ Reasons check کړی دی دا دوئ وائی چه پچاس مونږ Bearers and cooks کړی دی، په دوه زره کسانو باندے پچاس، مطلب دا دے چه یو Cook او یو Bearer څلویښت کسانو د پاره دوئ ساتلے دے۔ دا Ratio ئے څنګه ساتلے ده جی؟ بنه بیا وائی چه مونږ سیکورټی د پاره کلاس فور لګولی دی، چوکیداران نو د کیمپس د سیکورټی څه Role دے جی، جناب سپیکر صاحب! چه کله چوکیدار د سیکورټی کار کوی نو د کیمپس سیکورټی څه Role دے؟ نو زه دا سوالونه، مخکښے هم دا دواړه سوالونه، دوئ ته یو کاپی ده جی، په دیکښے یو به زه Withdraw کړمه سر ځکه چه د هغے هم هغه شے دے چه کوم شګفته بی بی کړے دے او یو سوال دا هم د کمیټئ ته ورکړے شی نو ډیره مهربانی به وی۔

Mr. Deputy Speaker: Minister concerned please, haji Hidayatullah Sahib.

جناب ہدایت اللہ (وزیر امور حیوانات): سر، دا خبره چه کومه دوئ سوال کښے غوښتلے وه نو هغه دوئ دا غوښتلے ده چه په مختلفو لکه د یوے ضلعے نه دا کسان بهرتی شوی دی نو دا د یوے ضلعے نه نه دی بلکه دا 61 plus 28 total 89 کسان صرف د پشاور نه شوی دی او په دیکښے د مردان نه 30 plus 7 total 37، دا جی شوی دی د مردان نه او بیا 64 چه شوی دی نو 64 د مردان نه او د لکی مروت نه چه شوی دی هغه 37 کسان دی۔ د دے نه علاوه زیات تعداد چه کوم دے نو هغه د پیښور او د مردان دے او بیا د نورو وړو وړو اضلاع نه څومره چه دی نو هغه پینځه پینځه کسان، دوه دوه کسان، څلور څلور کسان، هغه ټول تفصیل دا دے موجود دے، په هغے کښے دغه شوی دی۔ جوړ په دے وجه زه دا وایم چه دا خو تفصیل موجود دے او د یوے ضلعے نه نه دی شوی، کوم چه د هغوی سوال دے چه دا د یو ضلعے نه 140 کسان شوی دی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، دا تفصیل به منسٹر صاحب سره موجود وی، ما سره موجوده نه دے۔ دا زما کوئسچن دے جی، دے کوئسچن سره جی هیڅ دغه نشته دے۔ بل سر، زه په دے Contents باندے ځکه خبره نه کوم چه هم دغه سوالونه کمیټئ ته لاړل۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حاجی صاحب! دے سره چه دا کوم تاسو ریفر کوئ نو دا نشته ورکښے نو دا کوئسچن خو مطلب دا دےAnswer د Incomplete دے، تاسو ته د ډاکومنټس د دے درکړی درله، پکار ده چه مونږ ته اسمبلئ ته راکړے شوے وے چه مونږ هم کتلے وے او ممبرانو هم کتلے وے۔

وزیرامور حیوانات: ما سره خو جی دا شته دلته سوال کښے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هں؟

وزیرامور حیوانات: ما سره خو شته دا دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خو تا سره دے، مونږ سره خو نشته دے۔

وزیرامور حیوانات: او دلته کښے نشته دے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! زما حاجی صاحب ته دا ریکویسټ دے هم دغه سوالونه، زه Contents باندے ځکه، سوال باندے ځکه، جواب باندے ځکه خبره نه کوم چه هغه هم دغه سوالونه کمیټی ته لاړل، د شګفتے بی بی هم لاړل، په کال اټینشن هم لاړل ځکه په هغے باندے نه کوم۔ سر، دوئ سره دے، پکار ده چه ما غوښتے نو چه ماله ئے هم راکړے وے۔ بل په دیکښے 37، دا د نور سوالونو په جواب باندے ځکه خبره نه کوم چه هغه خو تاسو لیږلی دی سر کمیټی ته۔

وزیرامور حیوانات: صحیح ده جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هسے دا ټول چه کوم کوئسچنز دی او دا ټول Identical دی، مطلب دا دے Similar دی، څه۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: د دے وجه دا ده جی چه دا ئے په مختلف ټائم باندے کولے، جواب ملاویدل ئے اوس ټول په یو ټائم باندے راغلل، مختلف۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هم دغه پروفیسر او فلانکے دا، د دے باره کښے د هاؤس نه تپوس کوم ځکه چه کوئسچنز آور Over شوے دے، ختم شوے دے۔ زمونږ بزنس ډیر زیات پاتے دے او مطلب دا دے-----

وزیرامور حیوانات: بس صحیح شوه جی چه دوئ ئے لیږی دغه ته نو بس زما هغه خپله زړه وعده ختمه شوه، هغه زما خبره ختمه شوه، هغه ما چه کومه وعده کړے وه او-----

Mr. Deputy Speaker: If the desire of the House-----

وزیرامور حیوانات: دا د اولیږی کمیټئ ته، بیا زما خبره ختم شوه۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: هغه بل سوال وو جی، هغه بل سوال وو، هغه یو شے نه وو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حاجی صاحب، هدایت الله خان، هغه کوئسچن چه کوم وو، هغه جدا وو، هغه مونږ کمیټی ته ریفر نه کړو، صرف تاسو هاؤس ته ایشورنس اوکړو چه د The matter will be finalized within fifteen days چه د هغے کوم سلیکشن دے، کوم سنډیکیټ میټنګ دے، هغه به Fifteen days کښے میټنګ هم کوی او فائنل کوی به چه کوم د هغے پراسیس دے، هغه به کمپلیټ کوی Within fifteen days، هغه بیل شے دے۔ دا کوئسچن نمبر 20 دے، په دیکښے د دوئ بل څه دغه دے۔ اوس دا ته اووایه، مطلب دا دے He is not satisfied from your answer and he is stressing to refer this Question to the Committee concerned، تاسو د دے باره کښے څه وایئ، زه د هاؤس نه تپوس اوکړم؟

وزیر امور حیوانات: دا جی دا سوالونه چه کوم دی، دا یو رنګ سوالونه دی، په دیکښے دا که مخکښے راغلے دے که وروستو راغلے دے، که کمیټئ ته ئے لیږئ نو اولیږئ ئے، خبره ختموئ، که نه لیږئ نو دیکښے به څه وایو چه دا لګئ ترینه کټ کړئ او دا پکښے پریږدوئ نو بیا به هسے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: د هاؤس نه به تپوس اوکړو، د هاؤس خوښه ده۔

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہادر خان، پلیز۔

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر صاحب! په دیکښے د مردان سره Related څه مسئلے دی نو مهربانی اوکړئ که دا کمیټئ ته ځی نو ما هم د پکښے بیا Call کړی جی۔

Mr. Deputy Speaker: Okay. Is it the desire of the House to refer the Question No. 20 to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; the Question is referred to the Committee concerned. Next Question, please Saqibullah Khan.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دا Identical Question دے جی، زه ئے Withdraw کومه۔

Mr. Deputy Speaker: Withdrawn. Next Question, please Saqibullah Khan the, last one. Question number please?

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سوال نمبر 21۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 21 _ Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Will the Minister for Agriculture be pleased to state that:

(A) Is it true that recently various appointments in the Agricultural University, Peshawar have been made;

(B) If the answer is in affirmative then:

(i) How many appointments have been made in the University during the tenure of the present Vice Chancellor;

(ii) Give all the relevant details of the appointments including their districts of domicile.

Minister for Agriculture (Answered by Minister for Livestock): (A) & (B) there are two main categories of employees working in the University. These include regular employees and contingent paid staff. The regular employees are those for whom posts are budgeted in the financial system; however University needs to cater a number of factions which are essential but have no budgetary posts. For such function, with due justification from concerned head of the Department, staff is temporally hired on six monthly basis form contingent budget. This practice is in vogue since very inception of

the University. As far as appointment of regular staff is concerned, since more the decade it is done through Department Promotion & Appointment Committee. The current composition of Departmental Promotion and Appointment Committee is as under:

1	Prof. Dr. Farhatullah (BS-21)	Convener
2	Pro. Dr. Abdur Rab (BS-21)	Member
3	Pro. Dr. Zubair (BS-21)	Member
4	Pro. Dr. Javidullah (BS-21)	Member
5	Addl. Director Finance (BS-19)	Member
6	Registrar (BS-20)	Member

As stated above, since then, the regular appointment of Class-III & IV employees are made from amongst the contingent employees on their seniority/fitness basis by the aforementioned Department Promotion & Appointment Committee 9DPAC. The summarized detail of the appointment of Class-III & IV employees made during one year tenure of the present Vice-Chancellor is as under:

Category	Regular	Casual Paid Labor	Total
Class- III (BS-05 and above)	18	52	70
Class IV (BS-01 to BS-04)	5	65	70
Grand Total	23	117	140

Of the above 140 Class III & IV staff (Both category) 19 number of staff are the wards of the University retired or serving employees. Here is pertinent to mentioned that on account of the following factors the hiring was needed. Each hiring was done on justification/recommend of concerned head of Department:

(a) All University hostels which accommodate around 2000 male and female students, its Mess system was closed for the last two decades, have been functionalized and the students are provided quality foods on economical rates. Only on this account more than 50 Bearer/cooks were required to keep hostels functional.

(b) Newly constructed Foreign Faculty Hostel, STRC Hostel and Staff Hostels have been made operational, as economy measurement, to minimize the expenditures and to discourage offering luncheon to the delegations/outside the campus, it no sow arranged in the Foreign Faculty Hostel which is much economical compared to commercial restaurants.

(c) The University northern boundary which is spread over about 5 Kilometer and is exposed to external security threats. Mr.

Muhammad Ajmal Khan, Vice Chancellor, Islamia College University has also been kidnapped from the same vicinity. To strengthen the security over there, a reasonable nember of Class-IV (Chowkidars) have been appointed on contingent basis.

(d) Security points increased by three and each point required 3 Chowkidars on eight hour's duty basis round the clock which necessitated 9 Chowkidars.

(e) In addition, Amir Muhammad Khan Campus Mardan has been fully made functional and specialization classes started this year. Therefore, support has been appointed accordingly.

(f) Strengthening of Institute of Biotechnology & Genetic engineering 9SIBGE Project is about to complete.

(g) In addition, on instructions of Higher Education commission Financial Aid Offices (HEC, FAD), consists of Feed Milk, Mil parlor has been established.

(h) Feed Mill, Milk Parlor, strengthening of Poultry Science and Affiliations of PIASA, National Agriculture Research Council (NARC, Pakistan Agriculture Research staff for meeting the needs on this account.

(i) Animal Breeding & Genetics, a new department has been initiated.

It is worth mentioning that, the staff so hired is purely on contingent basis and is not on regular establishment. However, all this category of staff possesses the requisite academic qualification obligatory as per rules as well as professional proficiency, whenever, required.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، د دے چه کوم جواب راغلے دے زه ترینه Satisfied یمه سر۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: Leave applications of the honourable Members:

جناب حبیب الرحمان تنولی صاحب، ایم پی اے 2011-9-21 تا اختتام اجلاس; جناب ثناء اللہ خان میانخیل صاحب، ایم پی اے، جناب سردار اورنگزیب خان نلوٹھا، ایم پی اے، محترمہ یاسمین ضیاء صاحبہ، ایم پی اے، جناب کشور کمار صاحب، ایم پی اے، جناب ملک بادشاہ صالح صاحب، ایم پی اے اور جناب ملک حیات خان، ایم پی اے 2011-09-23 کیلئے; جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ صاحب 2011-9-23 تا

Is it the desire of the House that the leave may be ۔30-09-2011 granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

تحریک التواء

Mr. Deputy Speaker: Now Item No. 6: Mr. Akram Khan Durrani, the honourable Leader of Opposition, to please move his adjournment motion No. 294 in the House. The honourable Leader of Opposition, please.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): مہربانی۔ محترم سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔ ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ چارسدہ پیپر ملز کی اراضی پر ہاؤسنگ سکیم بن رہی ہے اور اونے پونے داموں میں فروخت کر رہی ہے۔ چونکہ یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے اور اخبار میں بھی آیا ہے، اس پر مجھے بحث کی اجازت دی جائے۔

محترم سپیکر صاحب، یہ میرے خیال میں ہمارے صوبے میں بہت کم انڈسٹریز کی ملز جو ہیں، وہ رہ گئی ہیں اور باقی جو ہیں، ویسے بھی انڈسٹریز بند ہیں، چارسدہ میں ایک پیپر مل ہے اور اس میں کافی لوگ روزگار پہ ہیں وہاں پر چارسدہ کے، مردان کے، پشاور کے۔ ابھی ایک منصوبے کے تحت اس مل میں ایک ہاؤسنگ سکیم بن رہی ہے، چونکہ پیپر مل انہوں نے بہت کم کر کے اس میں لیبر کو بھی کم کر کے رکھا ہے اور اسکے ساتھ پیچھے بہت زیادہ زمین ہے۔ ابھی اس مل کے بارے میں جو میری معلومات ہیں، میرے پاس یونین کے لوگ یا چارسدہ سے یا اس علاقے کے لوگ آئے تھے، وہ یہ تھیں کہ اسکا جو مالک ہے، ابھی وہاں پر اس میں وہ ایک ہاؤسنگ سکیم بنا رہا ہے اور پھر وہ زمین اس مقصد کیلئے دی گئی تھی کہ اس میں صرف مل ہو گی۔ میرے خیال میں یہاں پر اس معزز ایوان کا ایک ممبر اسمبلی ہے، اسکے آباواجداد کی بھی کافی زمین اس میں آئی ہے اور یہ مل صرف اس غرض سے تھی، یہ لوگوں نے زمین اس لئے دی تھی کہ زمین کے ایک حصہ پر وہاں مل کا کام ہو گا اور باقی جو زمین ہے، وہ اس مل کیلئے خام مال پیدا کرے گی اور پھر اس خام مال سے وہاں پر پیپر بنے گا۔ ابھی سپیکر صاحب، اس زمین میں ایک پروگرام بن رہا ہے اور خام مال کیلئے جو زمین تھی، اس میں ابھی ایک بڑی ہاؤسنگ سکیم بن رہی ہے، تو لہذا میری حکومت سے گزارش ہے کہ یا تو اس مل کو اسی انداز میں چلائیں اور مالک کو پابند کر لیں کہ وہ وہاں پر خام مال پیدا کرے یا ان لوگوں نے جس مقصد کیلئے زمین دی ہے، اگر وہ مقصد فوت ہو رہا ہے تو یہ زمین پھر ان مالکان کو واپس دی جائے۔ بجائے

اس کے کہ ایک باہر کا آدمی ہمارے صوبے کی زمینوں کو فروخت کرے اور اس کو پھر کسی دوسرے صوبے منتقل کر دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مہربانی سر۔ یہ چونکہ منسٹر انڈسٹری نہیں ہیں تو انہوں نے مجھ سے گزارش کی تھی، ایسا ہے جی کہ بہت سی باتیں، جو اخبار کے تراشے لگائے ہیں، کچھ ناراض اراکین اسمبلی میں کہونگا کہ اس قسم کی شوشائیں چھوڑ دیتے ہیں اور Practically ان چیزوں میں اگر آپ جائیں تو ایسی کوئی بات نہیں ہو گی۔ بات ایسی ہے جی کہ یہ چارسدہ شوگر ملز اور چارسدہ پیپر ملز بڑی پرانی، بڑے پرانے پراجیکٹس ہیں، یہ 50s کے پراجیکٹس ہیں اور اس کے بعد 70s میں شوگر مل جو ہے، اس کو پرائیویٹائز کیا گیا، یہ پرائیویٹ لمیٹڈ، پبلک لمیٹڈ کمپنی ہے جس کی Majority share holding ہے اور اس کی مینجمنٹ پرائیویٹ پارٹیز کو دی گئی۔ اسی طرح نواز شریف صاحب کے دور میں یعنی Generally جو نجکاری ہو رہی تھی، عام اس میں جو ہے، ہماری اس پیپر مل کی Majority share holding اور مینجمنٹ جو ہے، یہ پنجاب کے ایک گروپ نے Open biding میں، Open auction میں لے لی۔ ابھی جہاں تک اس قسم کی باتیں ہیں تو یہ ہمارے علم میں نہیں ہیں اور نہ ہمیں اس قسم کی کوئی انفارمیشن ہے کہ ایسی چیز ہو رہی ہے لیکن میں ہاؤس کو یقین دہانی دیتا ہوں کہ ان شاء اللہ چیف منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کر کے منسٹر انڈسٹریز کی سربراہی میں ایک کمیٹی ہم بنائیں گے، وہ Visit بھی کرے گی، تمام تفصیلات لے گی اور اگر کوئی Serious issue ہوا اس قسم کا تو ان شاء اللہ گورنمنٹ پوری Cognizance سے لوگوں کے، لوکل لوگوں کے حقوق کا بھرپور تحفظ کرے گی، یہ میں ایشورنس دیتا ہوں اس ہاؤس کو ان شاء اللہ، اور ویسے یہ جو اخباری بیانات ہیں، اس میں اس کو اتنا Serious نہ لیا جائے۔ تھینک یو جی، مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اکرم خان درانی صاحب، پلیز۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب نے اسمبلی کے فلور پر یاد دہانی دی ہے، یقین دہانی دی ہے اور اس یقین دہانی کے ساتھ کہ وہ وہاں پر جائیں گے، خود بھی، کمیٹی ایک بنائیں گے اور یہ مل جس مقصد کیلئے بنائی گئی ہے، اسی کیلئے یہ زمین ہو گی، تو اسی لحاظ سے میں پھر اس پر زور نہیں دے رہا ہوں اور یہ منسٹر صاحب کی جو Commitments ہیں، میرے خیال میں لوگوں میں بہت تشویش ہے، اگر اسمبلی

کے اجلاس کے دوران کوئی کمیٹی وہاں پر جاکر اس کو دیکھے اور وہاں پر متعلقہ لوگوں سے بھی ملے، ان کی آراء لے اور پھر بعد میں اس ایوان میں وضاحت کر لے۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much.

جناب فضل شکور خان: یہ مل میرے حلقے میں ہے سر، اس لئے مہربانی کر کے مجھے کچھ ٹائم دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی؟

جناب فضل شکور خان: یہ مل میرے حلقے میں ہے اس لئے میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل شکور خان! آپ کیا فرما رہے ہیں؟

جناب فضل شکور خان: We want to say something, Sir۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ شکریہ سپیکر صاحب۔ میں مشکور ہوں درانی صاحب کا کہ انہوں نے اس ایشو کو یہاں پہ لایا ہے اور میں معذرت چاہوں گا منسٹر صاحب سے، کیونکہ یہ مل Agricultural purpose کیلئے استعمال ہو رہی ہے اور چونکہ میرے خیال میں انڈسٹری اس پر، Acquisition پر جب یہ زمین لی گئی تھی، اس میں یہ کہا گیا تھا کہ یہاں پر صرف انڈسٹری کیلئے کام ہوگا لیکن وہاں پر ابھی ایگریکلچر کیلئے لوگوں نے زمینیں لی ہوئی ہیں اور گنا بھی اس پر کاشت ہو رہا ہے اور گندم بھی، فصل بھی لی گئی ہے اس سے۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہاں مل کے اندر شیشم کے درخت ہیں، وہ بھی کاٹ کر مالکان لے گئے ہیں جو کہ غیر قانونی ہے اور جس طرح درانی صاحب نے کہا کہ مل کو بیچنے کی بات ہو رہی ہے، تو میں اس میں آپ کو وضاحت کرنا چاہوں گا کہ ایک میٹنگ، یہ مل Basically اس وقت عسکری بینک کے ساتھ، کیا کہتے ہیں اس کو؟

Voice: Lease.

جناب فضل شکور: Lease نہیں Mortgage ہے، Mortgage ہے۔ اس میٹنگ میں میں خود بھی گیا تھا اور وہاں پہ پلان یہی ہے اونرز کا اور عسکری بینک کا کہ وہ اس کو بیچنا چاہتے ہیں اور وہاں پر ہاؤسنگ سکیم کا ہی ان کا ارادہ ہے۔ میں اس میٹنگ میں موجود تھا، میں نے بھی اس میٹنگ میں یہی کہا ہے ان کو کہ مل اگر بیچی جائے گی تو پہلے مالکان کو واپس جانی چاہیئے، اس کے بعد جو اس کا طریقہ کار ہے، اس سے میں واقف نہیں ہوں لیکن ہمارا Insist اسی پہ ہے کہ اگر مل بیچنی ہے تو یا Industrial purpose کیلئے بیچ دی جائے، وہاں پر دوسری کوئی انڈسٹری لگتی ہے، ٹھیک ہے، اگر نہیں تو مالکان کو جائے گی۔ شکریہ جی۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب۔ میاں صاحب! تاسو جواب ورکوئ؟

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): او جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: دا سے دہ جی چہ شکور خان کوم خبرہ اوکڑہ، یو خو د وزیر صاحب خپلہ Suretyڈیرہ واضحہ وہ چہ کمیٹی بہ جوڑوؤ، کہ چرتہ دا سے خبرہ ھم پکښے را اوتلہ چہ څنگہ شکور خان وائی، د ھغے بہ ھم ازالہ کوؤ ځکہ چہ ھغوی دا ډیر پہ، لکہ پہ وسیع الفاظو کښے دا خبرہ اوکړہ چہ کمیٹی بہ ځی، معلومات بہ کوی ځکہ چہ موؤر درانی صاحب ھم پہ دے باندے د اطمینان اظہار اوکړو، لہذا کہ شکور خان دا خبرہ کوی، مونږ د حکومت د طرف نہ دا گارنټی چہ څنگہ وزیر صاحب ورکړہ چہ د کوم Purposeدپارہ دا زمکہ دہ، د ھغے د پارہ بہ استعمالیږی او چہ کلہ د دے استعمال Change کیږی، د رولز ریگولیشن مطابق بہ وی، د خواھشاتو مطابق بہ نہ وی، لہذا دا ممکن نہ دہ چہ گنی د انډسټری زمکہ دہ او ھغہ د بل Purposeد پارہ استعمال شی۔ کہ دیکښے څوک ملوث وی، یقیناً چہ ھغوی تہ بہ سزا ملاویږی۔ دا یو دہ تہ ھم Suretyورکوؤ او حکومت ھم ډیر جائز جواب ورکړے دے او درانی صاحب ھم ټھیک سوال کړے دے، لہذا د شکور خان چہ دا کومہ خبرہ دہ نو وزیر صاحب د ھغے جواب ډیر مناسب کړے دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ډیرہ مننہ۔

توجہ دلاؤنوٹس

Mr. Deputy Speaker: Item No. 7, ‘Call Attention Notices’: Syed Muhammad Sabir Shah, the honourable MPA, to please move his call attention notice No. 580 in the House. Syed Muhammad Sabir Shah is not present, lapsed. Ms. Meher Sulthana, the honourable MPA, to please move her call attention notice No. 590 in the House. Ms. Meher Sulthana, please.

محترمہ مہر سلطانہ: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ میں اسمبلی کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ گزشتہ دنوں سول کوارٹرز میں واقع سڑک کی مرمت اور تعمیر کی گئی اور سڑک کو اونچا کیا گیا جس کی وجہ سے بارش کا پانی گھروں کے اندر داخل ہو جاتا ہے اور مکینوں کو سخت تکالیف کا سامنا ہے اور ان

کے گھروں کا قیمتی سامان خراب ہو رہا ہے، لہذا حکومت سول کوارٹرز کے مکینوں کی مشکلات کے ازالے کیلئے فوری اقدامات اٹھائے۔

سر! پچھلے دنوں یہ سول کوارٹرز سے جو روڈ گزر رہا ہے، اس پر ایسا کام ہوا اور روڈ بنانے کے وقت اس کی جو سطح ہے وہ کافی اونچی ہو گئی ہے۔ اس کی وجہ سے جب بارش ہوتی ہے تو ایک تو بارش کا پانی اور دوسرا سر، نالیوں میں بھی پانی کی سطح بڑھ جاتی ہے تو اس وجہ سے وہ پانی لوگوں کے گھروں میں جا رہا ہے، تو وہاں کے لوگ میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھے یہ ریکویسٹ کی تھی کہ اس سلسلے میں کچھ اقدامات کئے جائیں کیونکہ ان لوگوں کا گھریلو، گھروں کا قیمتی سامان خراب ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بیرسٹر ارشد عبداللہ صاحب، پلیز، لاء منسٹر۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جیسا کہ انہوں نے یہ ایشو اٹھایا، بالکل یہ ہمارے منسٹر سپورٹس، سید عاقل شاہ صاحب کا حلقہ ہے اور انہوں نے اپنے حلقے میں بہت سارے اور بھی شروع کئے ہیں، تو کریش پروگرام 2010-11 کے تحت سڑکوں کی مرمت کے ہیڈ میں یہاں پر پری مکس ڈالا گیا ہے، اس روڈ کے اوپر اور دو انچ کا پری مکس ہے، Two inches۔ ہمارا تو اپنا یہ خیال ہے کہ شاید اس سے ان کے مسائل حل ہو رہے ہوں لیکن اگر ان کی طرف سے یہ ریکویسٹ آئی ہے کہ وہاں پر کوئی چھوٹی موٹی دیوار بن جائے تاکہ پانی کا Flow اس طرف نہ جائے تو بالکل جی میں ان کو یقین دہانی دیتا ہوں کہ وہاں پر ہم ضرور مسئلے کا حل نکالیں گے اور دیوار ہے یا نالہ ہے یا جو بھی ہے، وہ ان شاء اللہ ہم کریں گے۔ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو میں ہدایات فلور سے بھی دیتا ہوں، Otherwise بھی ان کو میں ہدایات دیدوں گا کہ وہ جائے، Visit کرے اور یہ مسئلہ وہاں کے لوگوں کی خواہشات کے مطابق حل کرے۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے؟

محترمہ مہر سلطانہ: ٹھیک ہے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ بشیر بلور صاحب، پلیز بشیر بلور صاحب۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب، زهٔ خواست کوم چه دا یو قرارداد ما تاسو ته لیږلے دے او ما خو

خپل دے مشرانو سرہ خبرہ کړے دہ چہ د رول 240لاندے 124رول د سسپنډ کړے شی او ماتہ د اجازت راکړے شی چہ زہ دا قرارداد ھاؤس تہ پیش کړم۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under 240 to allow the honourable Member / Minister to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The honourable Members / Ministers, to please move their resolution. Please, one by one.

قرارداد

سینئیر وزیر(بلدیات): مہربانی، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! دے باندے چہ څنګہ عبدالاکبرخان صاحب ھم دستخط کړے دے او پہ دے باندے زمونږ عباسی صاحب ھم، جاوید عباسی صاحب ھم دستخط کړے دے او مہربانی تاسو ماتہ اجازت راکړو۔

یہ صوبائی اسمبلی جناب برہان الدین ربانی، سابق صدر افغانستان اور امن کمیٹی کے چیئرمین کی شہادت پر غم ودکھ کا اظہار کرتی ہے اوران کے درجات کی بلندی کیلئے دست بہ دعا ہے۔ جناب برہان الدین ربانی صاحب نے امن قائم کرنے کیلئے جدوجہد اس خطے کیلئے کی ہے، اس کو بہت بڑا دھچکا لگا ہے اوران جیسے شخصیت کا، جو جدوجہد کرسکتی ہے، موجودہ دور میں ہونا مشکل ہے، لہذا یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ افغانستان حکومت سے مطالبہ کرے کہ ان کے قاتلوں کو گرفتار کرکے ان کو کڑی سے کڑی سزا دی جائے۔ میں درخواست کروں گا کہ اس کو منظور کیا جائے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Senior Minister and the others Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is adopted unanimously.

وزیر اطلاعات: جناب سپیکرصاحب! د دے قرارداد سرہ پہ دے ملګرو کښے یو خبرہ ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا بزنس بہ لږ سم کړو ځکہ ټائم ھم دا سے دے او یو بل۔۔۔۔

وزیراطلاعات: نه دے طرف ته تاسو خو موقع ورکړے ده او ډیره زیاته، ډیره غټه۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب، پلیز۔

وزیراطلاعات: داسے ده جی چه د امریکے د طرف نه چه کومه دهمکی او په کوم انداز کښے هغوی جارحانه رویه خپله کړے ده، د هغے اندازه لګی چه د هغوی راتلونکی وخت کښے ارادے څه دی؟ مونږ د دغه رویے چه دلته Already ماحول ډیر خراب دے ، دے سره حالات ښه کیږی نه، نور هم خرابیږی۔ پکار نه ده چه امریکه په داسے Sensitive وخت کښے په دے طریقه باندے د دے رویے اظهار کوی او دومره غټے خبرے هغه په دے انداز بیانوی لکه چه دا ټوله ملبه په پاکستان اچول غواړی او بیا د هغے نه پس خپل نتائج اوښکل غواړی، لهذا په دیکښے چه د ربانی صاحب کومه واقعه شوے ده، د هغے په بنیاد باندے هغوی یو خبره کوی او هغوی زمونږ دلته ادارے یادوی، بیا ورپسے زمونږ ملک یادوی۔ زه دا خبره دلته پخپله د خپل حکومت له اړخه او د خپل ګوند د طرف نه چه مونږ دا غواړو چه د پاکستان او د امریکے او د افغانستان خپلو کښے تعلقات ښه شی، اعتماد بحال شی، دے خبرو سره اعتماد بحال کیږی نه، دا رویه صحیح نه ده، دا درست نه ده، لهذا مونږ وایو چه که د دے په بدل کښے د هغوی داسے ارادے وی چه په پاکستان به ځوک حمله کوی، مونږ د پاکستان د خاورے د حفاظت د پاره هر قسم ته، مونږ مخکښے هم وئیلی دی چه د دے مذمت کوؤ او د خپلے خاورے د پاره چه که زمونږ خپل ځان قربانی کیدل وی، مونږ ځان هم قربانی کوؤ خو مونږ په خپله خاوره پردئ حمله نه برداشت کولے شو، نه د هغوی دلته راتلل برداشت کولے شو، لهذا هغوی چه په کوم انداز کښے خبره کوی، مونږ ورته یو ځل بیا ریکویسټ کوؤ چه دلته اشتعال زیات دے ، دهشت ګردی زیاته ده، دلته مصیبت سیوا دے ، دلته خلق ډیر په مشکلاتو کښے دی، د دے بیاناتو سره مشکلات سیوا کیږی۔ د فارن آفس په Through خپلو کښے خبره کوی او که د میډیا په Through داسے خبرے کوی، اعتماد نور هم خرابیږی او د دے نقصان به یواځے پاکستان ته نه، امریکے ته به هم وی، لهذا امریکے له پکار دا دی چه په دے وخت کښے ډیر په مناسب او درست طریقه

باندے خپله رویه خپله کړی۔ دا موجوده رویه غیر مناسب رویه ده، دا په دے وخت کښے پکار نه ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت اورکزئی، نگہت یاسمین اورکزئی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب! میاں افتخار صاحب نے جو بات کی ہے اور اس پر میں نے شاید پہلے بھی ایک رقعہ لکھا تھا کہ میں اس پر، پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتی ہوں لیکن وہ میرے بڑے ہیں، انہوں نے پہلے بات کر لی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، جیسا کہ انہوں نے کہا ہے، اس وقت اپوزیشن اور گورنمنٹ اپنے پاکستان کے معاملات میں ایک مٹھی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہم چاہتے ہیں کہ ہم امریکہ کو یہ واضح طور پر، بلکہ میں یہ درخواست کروں گی تمام ٹریژری بنچز سے اور اپوزیشن کے لوگوں سے کہ Unanimously ہم لوگ ایک قرارداد لے کر آئیں اور امریکہ پہ واضح کر دیں کہ ہم ان کے غلام نہیں ہیں، وہ اگر ہمارے ساتھ اچھا رویہ رکھیں گے تو ہم ان کے ساتھ اچھا رویہ رکھیں گے ورنہ ہم اپنی دھرتی کو، جس دھرتی پہ ہم پیدا ہوئے ہیں، اس دھرتی پہ ہم، میاں صاحب نے تو اپنے بیٹے کی قربانی دیدی لیکن ہم لوگ اپنے بچوں تک کو قربان اپنی اس دھرتی پہ کر دیں گے کیونکہ یہی دھرتی ہماری پہچان ہے، اسی دھرتی میں ہم نے رہنا ہے، اسی دھرتی میں ہم نے سیاست کرنی ہے، اسی دھرتی پہ ہم نے بزنس کرنی ہے، اسی دھرتی پہ ہم نے رہ کر اپنے پاکستان کو بچانا ہے اور ہم امریکہ پہ یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اشتعال انگیزی کی جو آپ Language استعمال کر رہے ہیں اور میڈیا پہ جو آپ لوگ کہہ رہے ہیں، اس کو فی الفور بند کر دیں کیونکہ پاکستان اور ان کے درمیان پہلے سے جو ایک اعتماد کی فضاء جو ہے، وہ ختم ہو رہی ہے اور اس اعتماد کی فضاء کو اگر امریکہ نے بحال کرنا ہے اور انہوں نے اس نیٹ ورک کو جو کہ پاکستان، افغانستان اور امریکہ کیلئے ایک Threat بنا ہوا ہے، اگر انہوں نے مل کے کام کرنا ہے تو ان کو اپنی یہ شر انگیزی والی جو زبان ہے اور جو اشتعال انگیزی والی زبان ہے، اس کو بند کرنا ہو گا ورنہ پاکستان کا بچہ بچہ پاکستان کی دھرتی پہ قربان ہونے کیلئے بالکل تیار ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جاوید عباسی صاحب، پلیز۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! Thank you very much، آپ نے ٹائم دیا اور یہ بہت اہم بات تھی جو میاں صاحب نے اس ایوان کے سامنے رکھی ہے لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ جب بھی اس طرح کوئی Incident ہوتا ہے، ہمارے ہاں سے ایک زوردار، کوئی تقریر ہو جاتی ہے لیکن عملی طور پر کوئی ایسا معاملہ نہ ہو سکا جو یہ Message دے سکے اور یہ Message تب ہی ممکن ہو سکتا ہے کہ اگر فیڈرل گورنمنٹ

بھی اپنی کوئی اپوزیشن اختیار کرے۔ یہ بہت اچھا کہا ہے میاں صاحب نے، آج بہت اچھی بات ہوتی کہ جہاں برہان الدین صاحب کیلئے ہم نے قرار داد لائی تھی، اسی قرارداد کے اندر پھر یہ بات بھی Mention ہوتی اور ہم یہ فیڈرل گورنمنٹ سے ریکویسٹ کرتے کہ وہ اپنے سفارتی تعلقات بھی استعمال کرے اور جو ہمارے ہاں آنریبل ایمبیسڈر صاحب ہیں، ان کو بلائیں اور ان سے وضاحت پوچھیں کہ یہ بیان آپ نے کس طرح دیا ہے، کیوں دیا ہے اور ان حالات میں جب پاکستان نے اپنا سارا کچھ قربان کر کے وہ جنگ جو کبھی بھی ہماری نہیں تھی اور آج بھی ہم نہیں سمجھتے کہ وہ ہماری ہے، وہ ہمارے اوپر لاگو کی گئی ہے امریکہ کے کہنے پر اور اس بات سے سارے ہمارے دوست واقف ہیں کہ اب وقت آگیا ہے کہ امریکہ نے افغانستان کے اندر سے بھاگنا ہے اور نکلنا ہے واپس اور یہ ملبہ انہوں نے کسی پر پھینک کر جانا ہے جناب سپیکر، یہ بات صرف یہاں نہیں ہے، بڑاافسوس ہے کہ ہم نے ایڈجرنمنٹ موشن یہاں پیش کی ہوئی ہے جس کو میں کئی دنوں سے کہہ رہا تھا کہ لایا جائے۔ پاکستان کے اندر جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، جو لیڈر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ پاکستان کو توڑنے کی سازش ہو رہی اور امریکہ اس کا ساتھی ہے، یہ ایک سابقہ وزیر نے اپنے اس ملک کے وزیر داخلہ پر یہ الزام لگایا کہ رحمان ملک اس ملک کو توڑنے میں لگا ہوا ہے، وہ امریکہ کا ایجنٹ ہے، وہ امریکہ کے ساتھ ملا ہوا ہے اور اس پاکستان کی سالمیت کو خطرہ ہے جناب سپیکر۔ اسی ایڈجرنمنٹ موشن میں میں یہ لایا تھا کہ جناب الطاف حسین صاحب نے ایک نہیں، کئی نقشے پیش کئے ہیں، کاش وہ ہماری ایڈجرنمنٹ موشن، پتہ نہیں ہم کس بات سے ڈرتے ہیں، ہم کیوں ڈرتے ہیں، ہم ان ایوانوں میں بیٹھے ہوئے ہیں، وہ ایڈجرنمنٹ موشن آئے جو ہم نے الطاف حسین کے خلاف بھی یہاں پر پیش کی ہوئی ہے، جس نے صرف یہ نہیں کہا، اس نے کہا کہ یہ دو قومی نظریہ غلط ہے، اس پر یہ پاکستان نہیں بنا تھا، اس نے کہا تھا کہ لا الہ الا اللہ کیلئے یہ ملک نہیں بنا تھا، اس نے کہا جی کہ یہ پاکستان کی تاریخ ہے، یہ پاکستان کی تاریخ اپنے بچوں کو غلط پڑھا رہے ہیں، یہ بات بھی اس نے کہی تھی اور جناب سپیکر، اس نے بڑے بڑے الزام لوگوں پر لگائے تھے۔ آج پتہ نہیں وہ الزام یہ پی گئے ہیں یا ہضم کر گئے ہیں یا کوئی اور قوت، اور رحمان ملک کی کوئی اور قوت آئی ہے جس نے ان کو پھر شیر و شکر کر دیا اقتدار کیلئے۔ خدا کا واسطہ ہے، اگر اقتدار اتنا پیارا ہے تو پھر آپ کس طرح آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کریں گے؟ ایک Serious allegation، ایک نہیں کئی بڑے Serious allegations انہوں نے موجودہ حکومت پر، موجودہ قیادت پر اور موجودہ لیڈروں پر لگائے ہیں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آج یہ کوئی پوچھنے والا نہیں ہے کہ جو

مرزا صاحب، جو ہمارا صوبائی وزیر تھا، وہ کہتا کہ پاکستان کے وزیر ملے ہوئے ہیں پاکستان توڑنے میں، وہ امریکہ کے ایجنٹس ہیں، میاں صاحب! اپنے منہ پہ الحمد للہ جس طرح ہمیشہ مسکراہٹ لاتے ہیں، تھوڑی سی مسکراہٹ لائیں، حکومتیں ایسی ختم نہیں ہوتیں، کوئی فیڈرل گورنمنٹ آپکو پوچھ نہیں سکتی اور جناب، آپ کی ایک تاریخ ہے، آپ اپنی تاریخ کو ذرا دیکھیں، اب وقت آگیا ہے کہ ہم سب کو کھڑا ہونا چاہیئے ایک ایجنڈے پر، اگر پاکستان توڑنے کی سازش۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Okay, thank you very much.

جناب محمد جاوید عباسی: اسلام آباد سے ہو رہی ہے جناب سپیکر، اگر اسلام آباد توڑنے کی سازش۔۔۔۔۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، تو ہم دوسرے لوگوں کو کیا کہیں؟ جناب سپیکر، میری ریکویسٹ ہے کہ جو الطاف حسین کے متعلق ہماری۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اکرم درانی صاحب، پلیز۔ پلیز آپ، اکرم خان درانی صاحب، پلیز درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ محترم سپیکر صاحب، چونکه میاں صاحب دلته ډیره اهم نکته اوچته کړه او مونږ خو د شروع نه دا غوښتل چه چرته داسے خبره وی چه د امریکے مداخلت وی، هغه که په افغانستان کښے دننه وی او که پاکستان کښے دننه وی، چه امریکه راځی مونږ د هغے مذمت کوؤ، دا قابل مذمت دہ۔ دیکښے جی شک نشته دے چه د امریکے چه کوم Role په دے خطه کښے دے، هغه دومره زیات شویدے چه لکه پیښور اسلام آباد او روزانه مونږ په اخباراتو کښے ګورو چه په روډ باندے Americans راوان وی، زمونږ سیکیورټی هغوی چه واپس کړی نو بیا هم چرته نه ټیلیفون ورته راشی چه دوئ ته د تلو اجازت ورکړئ جی۔ نن داسے وخت دے جی چه روزانه پاکستان طرف ته امریکه داسے بهانه غواړی چه دوئ خو یقیناً په دیکښے شک نشته چه په افغانستان کښے فیل شویدی او اوس دوئ په کابل کښے په خپله هغه سفارتخانه کښے هم محفوظ ځان نه ګنړی او دوئ دا غواړی چه مونږ په د هغے نه اوځو او دا هم یوه خبره ده چه څنګه ئے د ایبټ آباد واقعه اوکړه او بیا اوس وائی چه مونږ به د پاکستان فوجی امداد د دے سره مشروط کوؤ، امداد به نه ورکوؤ چه دوئ دلته په خپل ملک کښے او په دغه کښے زمونږ

سره مرسته اوکړی۔ زه به د دے معزز ایوان نه یو درخواست اوکړمه چه مونږ اوس په شریکه یو قرارداد راولو، په هغے کښے به کښینو او دلته نه به اوس دا ټول پارلیمانی لیډرز مونږ کښینو (تالیاں) او په هغے کښے به زه دا گزارش کوم چه میاں صاحب به مونږ ته داسے نه وائی چه دا الفاظ نرم کړئ مونږ به دا الفاظ ان شاء اللّٰه په خپله مرضی باندے جوړوؤ او میاں صاحب ته به گزارش کوؤ چه دا به مونږ په دے انداز باندے پیش کوؤ، د پاکستان سلامتیا له نقصانات رسول چه دی، او دلته به زه دا گورم چه مونږ داسے یوه خبره اوکړو چه د دے ایوان نه مونږ داسے قرارداد اولیږو چه په هغے کښے که زمونږ صوبائی حکومت غواړی چه دا کونسلیټ چه دلته دے، هغه رااوغواړی او دلته ئے رااوغواړی زمونږ چیف منسټر صاحب چه ستاسو په دے ځائے (تالیاں) کښے چه دا خبره چه واپس کړے نه وی مونږ ستاسو سره هیڅ قسم تعاون نه کوؤ او بیا دے قرارداد کښے مونږ د وفاقی حکومت نه (تالیاں) وفاقی حکومت نه مطالبه اوکړو چه وفاقی حکومت د امریکن ایمبسیډر رااغواړی په اسلام آباد کښے او هغه ته دا په واضح الفاظ باندے اووائی چه مونږ به تا د پاکستان د خاورے نه اوباسو او که نه وی، ته د خپل ملک ته اووایه چه دا ژبه د سنبهاله کړی او زه به د دے ایوان نه (تالیاں) اوس دا ډیر په ادب سره گزارش کوم چه تاسو مونږ ته وخت راکړئ، مونږ به دا ټول پارټیانے بهر اوځو او په شریکه به یو قرارداد جوړ کړو خو هغه الفاظ به ان شاء اللّٰه مونږ پخپله باندے خوښوؤ۔ ستاسو ډیره ډیره مننه۔

<u>جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل)</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: لیاقت شباب صاحب۔

<u>وزیر آبکاری و محاصل</u>: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، چه دا کوم قرار داد دلته مشرانو پیش کړو، د دے مونږ بالکل تائید کوؤ خو دلته بدقسمتے جی دا دے چه مونږه چه کله خبرے کوؤ نو بیا هغه د موجوده حالاتو په تناظر کښے خو خبرے کوؤ خو بیا خپله ماضی نه گورو جی۔ زمونږ ورور دلته بیرسټر جاوید عباسی صاحب خبره اوکړه، مونږ د هر هغه ملک مذمت کوؤ چه څوک د بل ملک

آزادئ کښې یا د هغه په واک کښې مداخلت لري او همیشه مونږ کړیدې جې خو خبره دا ده جې چه څه د Ground realities مطابق هم خبرې پکار دي۔ مونږ ته دا کتل پکار دي چه نن خو مونږ دا وایو چه دا جنګ زمونږ نه دے، دا پردے جنګ دے، مونږ کور ته راوستے دے نو کم از کم د پرونئ هغه ورځ ته هم کتل غواړی چه کله دلته کښې مونږ مجاهدین جوړول، دلته د امریکې د تقویت د پاره مونږ ملین مارچونه کول او مونږ به د دے علاقې نه خپل بچي لیږل نو هغه ټائم کښې مونږ کوم قوت سپورټ کولو چه نن مونږ د هغه خلقو، د هغه قوت مذمت کوؤ لګیا یو؟ خبره جې دا ده چه دا تاریخ ګواه دے، د دے نه څوک انکار نشي کولے چه دلته زمونږ مشرانو که پاکستان پیپلز پارټی قیادت دے، که ورکران دي، که د اے این پی قیادت دے، ورکران دي، د دے ملک د پاکې خاورے د پاره او د خپل ملک د تحفظ د پاره مونږ Practically قربانئ ورکړیدي۔ مونږ په هغه خلقو کښې نه یو چه په مونږ باندې لږه سخته راغلے ده نو مونږه هغه قام هم پریښې دے، دا ملک مو هم پریښے دے او تښتیدلی یو۔ مونږ پهانسو ته ختلی یو، مونږ په روډونو خپلے وینے توئے کړی دي، زمونږ د منسټرانو (تالیاں) بچي دلته شهیدان شویدي۔ مونږ خلقو کښې دومره اخلاقي جرات نشته چه د هغه قوتونو مذمت اوکړے شي چه کوم زمونږ دلته بچي الوزوی لګیا دي چه کوم زمونږ د Law Enforcement ځوانان وژنی لګیا دي، مونږ خو په بهر باندې د هغوی مذمت هم نشو کولے او چه کله داسے واقعه اوشي، زمونږ ډیر مشران چه کوم دي، هغوی دا خبره جوړه کړی چه حکومت کو پالیسی Change کرنی چاہیئے، کم از کم د اخلاقي جرات مظاهره اوکړئ او د دغه خلقو مذمت اوکړئ او مونږ باندې چه کله ګوتے راوچتوئ نو کم از کم په خپل ګریوان کښې هم کتل پکار دي چه زمونږ په هغه ټائم کښې څه کردار وو چه دا قوت راتلو، دا د پیپلز پارټئ دور نه وو، دا د اے این پی دور نه وو چه کله امریکه دلته راغلے وه بلکه امریکه خو چه دلته راتله، د دے ملک د یو منتخب وزیراعظم ئے چه کوم دے، د هغے حکومت تخته ئے الټاؤ کړه، ګورنمنټ ئے Dissolve کړو، خپل یو ډکټېټر ئے دلته راوستو او زمونږ ډیرو سیاسي پارټو هغه ډکټېټر سپورټ کړو، د امریکې د پالیسو د تقویت د پاره، نو مونږ جې دا ګزارش لرو چه په دے خبرو باندې ټائم Waste کول نه دي

پکار، چه څه Ground realities دی، په هغې باندې خبره پکار ده او مخکښې تگ پکار دے۔ دلته کښې مونږ ناست یو او دا لاپے ولو چه مونږ به امریکے سره دا اوکړو، مونږ به امریکه سره دا اوکړو، دا هسے هغه لفاظی ده، زمونږ ټول بجټ، زمونږ محتاجی د دغه خلقو د پاره ده خو د دے مونږ دا خبره کوؤ چه مونږ دا نشو کولے چه په خپل Sovereignty باندې یا د خپل ملک په هغې باندې څه آنچ راشی، مونږ هر ځائے هغه Face کړے دے او مونږ د دغه خلقو مذمت هم کړے دے۔ اوس هم دا موجوده حالات چه دی، دا د دے تقاضه کوی چه مونږ هم د ملک او د قام په Larger interest کښې دا خبرے پریږدو دلته په اسمبلو کښې چه مونږ سرونه خپلو کښې راغونډ کړو او مشوره اوکړو چه دا ملک به دے بحرانونو نه څنگه آزادیږی؟ دا د اے این پی او د پیپلز پارټئ ذمه داری نه ده، دا بحیثیت د قوم د ټولو ملکونو، د ټولو سیاسی قوتونو ذمه داری ده، د قائدینو چه د دے ملک دا بحران، دے نه دا ملک اوباسی۔ زه د ټولو مشکور یمه جی خو زه صرف دا یو خواست کوم چه په هغے ایشو باندے خبرے ډیرے اوشوے، دا Legislation پاتے دے جی چه Kindly هغه ایجنډے ته راشئ نو ډیره به مننه وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! څه وایئ؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، ډیر ماحول د ښه کیدو خبره پکار ده، رښتیا خبره ده چه دومره Sensitive خبره ده، که په هغې کښې مونږ ټولے خبرے شاملے کړو، د دے خبرے اهمیت به ختم شی، سبا به اخباراتو کښې بیا نورے خبرے راځی۔ په ځائے د دے چه مونږ ایشو اوچهیړو، سبا چهیړلے شو، بل ورځ ئے چهیړلے شو، بیا به خپلو کښې یو بل سره خبره کوؤ۔ مونږ دلته پوائنټ سکورنگ والا خبره نه کوؤ۔ یو خو جی زمونږ د پارلیمنټ خپل قرارداد Already پروت دے، د پارلیمنټ په قرار داد عمل پکار دے، په دے سلسله کښې د پالیسئ په نتیجه کښې، بل سیاسی قیادت د په اعتماد کښې خامخا واغستلے شی ځکه صورتحال اوس دومره نازک دے چه که مونږ په دے اسمبلئ کښې ناست یو، زه نه پوهیږمه چه څومره ملگری په دے خبره څومره سنجیده وی چه مطلب دا دے په دے میاشت نیمه کښې څه کیدونکی دی؟ لکه ډیرے غټے خبرے

کیدونکے دی او ډیر غټ Changesراتلونکی دی۔ اوس د هغے د پاره زمونږ تقاضه دا ده چه مونږ یو یو۔ درانی صاحب دلته یو خبره اوکړه چه الفاظ، دیکښے شک نشته دے چه د درانی صاحب دوئ او زمونږ د پالیسو په بنیاد د یو بل سره، د دوئ نظر یو دے او زمونږ بل دے، زمونږ به د افغانستان په حواله یو نظر وی، د دوئ به بل وی، پاکستان کښے به د دوئ یو نظر وی، د هغه به بل وی، دا د جمهوریت حسن دے او هر چا ته د خپل سوچ او فکر آزادی ده۔ چه کله مونږ یو ځائے یو، خبره کوؤ، لازمی خبره ده چه یو بل به Accommodate کوؤ۔ دا ممکن نه ده، په دے وخت کښے چه کومه خبره شویده، تر دے پورے محدود ځکه پکارده چه د دے Sensitivityدومره سیوا ده چه که چرته مونږ صرف د جذباتو په بنیاد تیزے خبرے کوؤ، دے وخت کښے هم دومره خبره ډیره ضروری ده چه امریکے په کوم انداز کښے کړے ده، دا زمونږ د Sovereigntyخلاف ده، په مونږ باندے الزام نیغ په نیغه لګول چه ترڅو پورے د ثبوت په بنیاد نه وی او بیا د هغے دا خبره کول چه ګنی مونږ پخپله راځو، زمونږ د خاورے Alreadyهغوی وائی چه مونږ به د دے سرحدات Crossکوؤ، دا داسے یو خبره ده، داسے ایشو ده چه مونږ دا ایډریس کړو نو په دے وخت کښے مونږه ته فائده هم کوی او مونږ دنیا ته ښائیو چه مونږ بیل نه یو، حکومت دے که فوج دے، که عوام دے چه کله سخته په وطن راځی، مونږ ټول یو یو۔ که اپوزیشن دے او که اقتدار دے، مونږ ټول یو یو، مونږ دا خلقو ته ښودل غواړو نو د دے د پاره زه تاسو ته خواست کوم چه که هر یو ملګرے په دے باندے خبره کول هم غواړی چه په خوږ انداز کښے اوکړی او درانی صاحب به زمونږه الفاظ Accommodateکوی او مونږ به د دوئ الفاظ Accommodateکوؤ۔ په داسے انداز باندے چه صرف دے خبرے ته محدود شی، دا به ډیره فائده منده وی۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جناب سپیکر، مونږ ټول د پارټئ پارلیمانی لیډرز بهر به کښینو او قرارداد به جوړ کړو، په هغے باندے په هر پهلو سوچ اوکړو، ولے چه د دے نقصانات یو اظهار دے، د یکجهتئ د پاره یو متفقه قرارداد چه دے دا وخت ضرورت دے۔ یکجهتی به پسته راځی چه مونږ د دے ځائے نه یو متفقه قرارداد اوکړو نو دا ایوان به په هغے باندے متفق وی نو زه تاسو ته ګزارش کوم چه دے

پارلیمانی لیډرانو ته تاسو هدایات اوکړئ او دوئ او مونږ به کښنینو، خیر دے په شریکه به ئے جوړ کړو، یو بل به واور خو چه نن ئے په دے اسمبلئ کښے پاس کړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صحیح شوه۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخواہائی وے اتھارٹی مجریہ 2011 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Now coming to Item No. 8 & 9: The honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Highway Authority (Amendment) Bill, 2011, may be taken into consideration at once. The honourable Minister for Law, please.

Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law): On behalf of the honourable Chief Minister, I present before this august House, the Khyber Pakhtunkhwa, Highway Authority (Amendment) Bill, 2011, for consideration. Thank you.

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that the Khyber Pakhtunkhwa, Highway Authority (Amendment) Bill, 2011 may be taken for consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The'Ayes' have it; Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخواہائی وے اتھارٹی مجریہ 2011 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: The Honourable Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Highway Authority (Amendment) Bill, 2011 may be passed. Honourable Minister, please.

Minister for Law: On behalf of the honourable Chief Minister, I present before this august House, the Khyber Pakhtunkhwa, Highway Authority (Amendment) Bill, 2011 and request that it may kindly be passed forthwith. Thank you.

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that the Khyber Pakhtunkhwa Highways Authority (Amendment) Bill, 2011 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; the Bill is passed.

بشیر بلور صاحب! اپ اور ہاؤس کی خصوصاً توجہ، یہ ایک اخباری بیان ہے کہ کے ٹی ایچ کا ڈاکٹر مریضوں کا علاج کرتے کرتے خود 'ڈینگی' کا شکار بن گیا، ٹی ایم او ڈاکٹر زاہد خصوصی وارڈ میں ڈینگی مریضوں کی دیکھ بھال اور علاج معالجے میں مصروف تھا، اچانک بخار کی شکایت پر خون ٹیسٹ کیا گیا، ڈینگی وائرس کی تصدیق ہونے پر علاج کیلئے ہسپتال میں داخل۔ د دے بارہ کښے دا اطلاع راغلے دہ چہ تر اوسہ پورے نہ د دہ پہ علاج باندے توجہ ورکړے شوے دہ او مطلب دا دے کمرہ ئے ورکړے دہ، 20 نمبر کمرہ کښے نہ ډاکټر ورغلے دے، هیلتھ منسټر صاحب هم نشتہ، زما خیال دے چہ هیلتھ ډیپارټمنټ نہ ماتہ څوک نہ ښکاری، تاسو د دے بارہ کښے ډائریکشن ورکړئ ځکہ داخو ډاکټر هم دے او بیا پہ داسے حالاتو کښے چہ د دہ خصوصاً خیال اوساتلے شی او هغہ رپورټ، چہ کوم د دہ علاج دے، هغہ اسمبلئ سیکرټریټ تہ راواستوئ چہ هغے کښے څہ راغلی دی؟

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، بدقستی دا دہ چہ اخبار والا زمونږ ورونړہ دی چہ څہ لیکی د هغوی خپلہ خوښہ دہ، ډاکټران عاجزان خو عام خلقو تہ لګیادی، خاطر ئے کوی، د هغوی علاج کوی، د هغوی Look after کوی نو د خپل ډاکټر بہ څنګہ Look after نہ کوی؟ زۀ بہ بالکل دا تاسو چہ څنګہ خبرہ اوکړہ، زہ بہ د کے ټی ایچ ایډمنسټریټر سرہ خبرہ اوکړم چہ چرتہ څہ کمے پاتے دے، ان شاءاللہ هغہ هم پورہ کوؤ ورتہ۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. The Sitting is adjourned till 6:30 p.m. of Monday evening, dated 26 September, 2011. Thank you very much.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 26 ستمبر، 2011 شام ساڑھے چھ بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)